عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ختم نبوۃ

جلد ۵، شمارہ ۱

سوری نام میں
مجاہد ختم نبوت محمد جیاد کا جہ
سینکڑوں قادیانیوں کا قبول

انہوں نے بادشاہ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر حق کا اظہار کیا
اور پھر ناموس رسالت کیلئے یہ کہہ کر اپنی جان قربان کر دی

جان دی، دی ہوئی اسی کی تھی — حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

گستاخان صحابہ کرام رض کا انجام

ختم نبوت
ترقی کی راہ پر گامزن

امام ابوحنیفہ رح کا
دھریہ سے
مناظرہ

نعت

★★★★★★★★★★★★★★★★★★★

بارگاہِ نبیؐ ہے وجہِ سکوں　　رک گئی جس پہ گردشِ گردوں
اس کے آئینۂ جمال میں ہیں　　حیرتوں کے ہزار ہا مضموں
کیف پرور ہر اک خیال اس کا　　شادماں جس سے ہے دلِ محزوں
اس کی تشبیہ مل نہیں سکتی　　ایسا بے مثل ہے قدِ موزوں
وہ مقامِ ادب ہے تیرا حرم　　عقل رہتی ہے پاسدارِ جنوں
تجھ سے روشن ہے عالمِ امکاں　　ہے تری ذات وجہِ کُن فیکوں
تجھ پہ ظاہر ہر ایک باطن ہے　　ہیں عیاں تجھ پہ رازہائے دروں
ایک چشمِ کرم کی ہے محتاج　　تری امّت ہے آج خوار و زبوں

پھر ملے اذنِ حاضری حافظ
درِ اقدس پہ جا کے نعت پڑھوں

حافظ لدھیانوی

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوۃ کراچی

جلد نمبر ۵ شمارہ نمبر ۱

۲۰ تا ۲۶ رمضان ۱۴۰۶ھ

۳۰ مئی تا ۵ جون ۱۹۸۶ء

مجلس مشاورت

حضرت مولانا مرغوب الرحمن صاحب مدظلہ، مہتمم دارالعلوم دیوبند	بھارت
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن	پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف	برما
حضرت مولانا محمد یونس	بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان	متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں	جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا	برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم	کینیڈا
حضرت مولانا سعید الانگار	فرانس

زیر سرپرستی

حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم

سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مفتی احمد الرحمان — مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مولانا بدیع الزمان — ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مولانا منظور احمد الحسینی

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

شعبۂ کتابت

محمد عبدالستار واحدی

بدلِ اشتراک

سالانہ ۱۰۰/- روپے — ششماہی ۵۵/- روپے

سہ ماہی ۳۰/- روپے — فی پرچہ ۲/- روپے

رابطۂ دفتر

مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ

پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۷۱۱۶۷۱

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد	عبدالرؤف جتوئی	پشاور	نورالحق نور
گوجرانوالہ	حافظ محمد ثاقب	مانسہرہ/ہزارہ	سید منظور احمد آسی
لاہور	ملک کریم بخش	ڈیرہ اسمٰعیل خان	ایم شعیب گنگوہی
فیصل آباد	مولوی فقیر محمد	کوئٹہ	نذیر تونسوی
سرگودھا	ایم اکرم طوفانی	حیدرآباد سندھ	نذیر بلوچ
ملتان	عطاء الرحمان	کنری	ایم عبدالواحد
بہاول پور	ذبیح فاروقی	سکھر	ایچ غلام محمد
لیہ/کروڑ	حافظ خلیل احمد راٹا	ٹنڈو آدم	حماد اللہ عرف لی اللہ

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب، کویت، اومان، شارجہ، دوبئی	۲۱۰ روپے
اُردن اور شام	۲۲۵ روپے
یورپ	۲۹۵ روپے
آسٹریلیا، امریکہ، کینیڈا	۳۴۰ روپے
افریقہ	۳۱۰ روپے
افغانستان، ہندوستان	۱۹۵ روپے

بیرون ملک نمائندے

کینیڈا	آفتاب احمد	ناروے	غلام رسول
ٹرینیڈاڈ	اسمٰعیل ناخدا	افریقہ	محمد زبیر افریقی
برطانیہ	محمد اقبال	ماریشس	ایم اخلاص احمد
اسپین	راجہ حبیب الرحمٰن	ری یونین فرانس	عبدالرشید بزرگ
ڈنمارک	محمد ادریس	بنگلہ دیش	محی الدین خان

عبدالرحمان یعقوب باوا نے کلیم الحسن نقوی انجمن پریس سے چھپوا کر ۲۰/۱ے سائرہ مینشن ایم اے جناح روڈ کراچی سے شائع کیا۔

اخبار ختم نبوت

القادیانیة تتسلل إلى بعض الدول الإسلامیة

قیادات إسرائیل علی اتصال دائم بزعماء النحلة الضالة

اعترف زعماء النحلة القادیانیة الضالة بتعاونهم المستمر مع قیادات اسرائیل من خلال المرکز القادیانی الاکبر في حیفا. قالت إحدى النشرات القادیانیة التي یتم توزیعها في انحاء العالم ان القادیانیة استفادت کثیراً من تقسیم فلسطین وسیادة إسرائیل، وان زعماء القادیانیة في زیارات مستمرة للمسئولین الاسرائیلیین، وانهم یعملون علی دعم موقفهم داخل بعض الدول الاسلامیة التي تسللت إلیها عقیدتهم.

بین أن القادیانیین یمتلکون ١٣٦ مرکزا، و٧٢ مدرسة، و٢٢ مجلة وصحیفة، و٣٠٢ مسجداً «اه» ویبثون سمومهم في بعض الدول الاسلامیة من خلال ٥٨ مرکزا قادیانیا، و١٢ مدرسة تدعو إلى الالتفاف حول المدعو «غلام أحمد». امر الرئیس المالدیفي مأمون عبد القیوم بطرد احد زعماء القادیانیة من بلاده بعد ان اکتشف انه یروج للنحلة الضالة في صفوف المسلمین. وتکشف «المسلمون» جوانب أخرى من ضلال القادیانیة ومنها ادعاء مؤسسها «غلام أحمد» أن الله سماه مریم التي حملت بعیسى! قال القادیاني انه الوحید الذي ادعى أنه مریم، وانه رأى في حالة «الکشف» أنه امرأة! کان القادیاني قد ادعى ایضا أنه المسیح وانه الکلیم وانه محمد. التقت القادیانیة مع البهائیة في مناداتهما وسعیهما إلى ضرب الاسلام والتقلیل من شأن المدن والمقدسات الاسلامیة. قالت البهائیة ان الحج ینبغي أن یکون في «عکاء» وقالت القادیانیة انه ینبغي أن یکون في «قادیان». یزعم القادیانیون الضالون ان «قادیان» قریة الدجال «غلام أحمد» أرض الحرم وفیها قطعة من قطع الجنة نطق القادیانیون بالکفر فقالوا ان ذکر «قادیان» ورد في القرآن وان مسجدها ایضا هو المسجد النبوي

[ملف القادیانیة ـ الصفحة ٣]

کھلابٹ ٹاؤن شپ ہری پور میں حضرت امیر مرکزیہ کی تشریف آوری

پورے علاقہ میں تحریک ختم نبوت کے لئے زبردست جوش و خروش

ہزارہ ڈویژن کی مشہور دینی درسگاہ مدرسہ تجوید القرآن سراجیہ کے سالانہ جلسہ تقسیم اسناد و دستار بندی کے سلسلہ میں مرکزی جامع مسجد ٹی اینڈ ٹی کالونی ہری پور میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے امیر شیخ المشائخ حضرت مولانا خان محمد صاحب کی صدارت میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ سے مولانا قاضی شمس الدین صاحب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ قادیانیت کا فتنہ عظیم فتنہ ہے اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے مسلمان تمام اختلافات کو ختم کر کے ایک جھنڈے کے نیچے جمع ہو جائیں۔

تحریک احیائے سنت کے صدر مولانا سلیمان طارق نے اجتماع سے مفصل خطاب فرمایا۔ شب برات کے فضائل و برکات بیان فرمائے۔ اور ساتھ ساتھ لوگوں کو مسئلہ ختم نبوت سمجھایا اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ مجلس عمل کے مطالبات بلا کسی لیت ولعل کے

مالدیپ کے صدر کا مستحسن اقدام ایک قادیانی مالدیپ سے نکال دیا

قادیانی تنظیم کے سرکردہ راہنماؤں نے اعتراف کیا ہے کہ حیفا (اسرائیل) میں واقع ان کے سب سے بڑے مرکز اور اسرائیلی حکومت کے درمیان گہرا تعلق ہے۔ قادیانیوں کے ایک جریدہ کے مطابق جو اطراف عالم میں پھیلایا گیا ہے اس میں بتلایا گیا ہے کہ قادیانیت نے اسرائیلی قیادت اور تقسیم فلسطین سے (قیام اسرائیل) بہت فائدہ اٹھایا ہے اور قادیانی لیڈر اسرائیلی حکام سے برابر ملتے رہتے ہیں اور جن اسلامی ممالک میں ان کا پہلے سے اثر ہے اس میں رسوخ کو مزید پختہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ (ان کی طرف سے) بتایا گیا ہے کہ پوری دنیا میں ان کے ۱۳۶ مراکز ۷۲ مدارس اور ۲۲ اخبارات و مجلات اور ۳۰۲ معابد ہیں۔ اپنے ۵۸ مراکز کے توسط سے اپنے زہر کو وہ بعض اسلامی ممالک میں پھیلانے میں مصروف ہیں اور ۱۲ مدارس ایسے قائم کئے گئے ہیں جو ان کے متنبی قادیان مرزا غلام احمد کی جھوٹی نبوت کا پرچار کر رہے ہیں۔

مالدیپ کے صدر مامون عبدالقیوم نے ایک قادیانی راہنما کو اپنے ملک سے نکال دینے کا حکم دے دیا ہے جب انہیں علم ہوا کہ وہ مسلمانوں کی صفوں میں گمراہی کا زہر گھول رہا ہے۔

رسالہ "المسلمون" قادیانیت کی گمراہیاں مسلمانوں پر واضح کرتا چلا جاتا ہے کہ اس گمراہ جماعت کے بانی مرزا غلام احمد کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ مریم ہے اور اس کو حضرت عیسیٰ کا حمل ٹھہرایا گیا اور اس نے کشفی حالت میں دیکھا کہ میں عورت ہوں ...... الخ نیز مرزا قادیانی نے مسیح ہونے کے دعویٰ کے ساتھ ساتھ حضرت موسیٰ اور حضرت محمد ہونے کا (نقل کفر کفر نباشد) دعویٰ کیا ہے۔ بہائیت اور قادیانیت دونوں اپنی سرگرمیاں اسلام کو نقصان پہنچانے اسلامی شہروں اور مقامات مقدسہ کی تحقیر کرنے میں برابر ہیں۔ بہائی یہ کہتے ہیں کہ ہمارا حج عکا (اسرائیلی شہر) میں ہوتا ہے اور گمراہ قادیانی کہتے ہیں کہ ہمارا حج قادیان میں ہوتا ہے قادیانی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ مرزا غلام احمد دجال کا قصبہ قادیان ارض حرم ہے اور اس میں زمین کا ایک ایسا ٹکڑا ہے جو جنتی ہے۔ اور انہوں نے یہ بھی بکواس کی ہے کہ قادیان کا ذکر قرآن میں ہے اور مسجد نبوی کے مقابلے میں قادیان کی عبادت گاہ کو کھڑا کیا ہے۔

(بحوالہ المسلمون لندن)

مولانا عزیز الرحمٰن کی ربوہ تشریف آوری

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مختصر دورہ پر جب مسلم کالونی مرکز ختم نبوت میں تشریف لائے تو شیخ منظور احمد، قاری شبیر احمد عثمانی، قاری محمد اسحاق، مدرسے کے طلبا اور جماعتی کارکنوں نے مولانا جالندھری کا بڑی گرم جوشی سے استقبال کیا۔ مولانا نے ربوہ میں جماعت کے مدارس کا معائنہ کیا اور جماعتی سرگرمیوں کا جائزہ لیا۔ پھر مسجد محمدیہ تشریف لائے مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے ربوہ میں سب سے پہلی تعمیر ہونے والی مسجد میں جمعہ کے عظیم الشان اجتماع سے خطاب کیا۔ مولانا کا خطاب ایمان پرور عالمانہ اور فاضلانہ تھا۔ مولانا نے اپنے تفصیلی خطاب میں رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت طیبہ بیان فرمائی اور مسلمانوں کو مسئلہ ختم نبوت بڑی وضاحت سے سمجھایا۔ مولانا جالندھری نے بڑے احسن انداز میں مرزا قادیانی کے دجل وفریب پر روشنی ڈالی اور کہا کہ کائنات میں سب سے بڑا جھوٹا دجال فریبی مکار عیار مرزا قادیانی تھا جسے قطعی کوئی شعور ہی نہ تھا۔ مولانا کے بیان کو نمازیوں نے بہت پسند کیا۔ بعد از نماز جمعہ مولانا نے کارکنوں اور معززین سے مشورت فرمائی اور کارکنوں کو ہدایات فرمائیں کہ اپنے کام میں مزید اضافہ کر دیں۔ یہاں سے فراغت کے بعد مولانا عزیز الرحمٰن صاحب جالندھری اور مولانا اللہ وسایا صاحب سرگودھا اور جھاوریاں کے دوروں پر چلے گئے۔ اگلے روز مولانا عزیز الرحمٰن صاحب نے ربوہ تشریف لا کر ختم نبوت کے طلباء کا خود امتحان لیا اور پھر فیصل آباد کے تشریف لے گئے۔

قادیانی بجٹ کی رقم تخریب کاری پر خرچ ہوگی

← مولوی فقیر محمد

فیصل آباد مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی غیر قانونی سرگرمیوں کی روک تھام کے لیے مؤثر کارروائی کی جائے اور قادیانیوں کے ۸۷-۱۹۸۶ء کے بجٹ پروگرام کا فوری نوٹس لیا جائے انہوں نے کہا کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس کے تحت قادیانی مذہب کی ہر قسم کی تبلیغ وتشہیر پر پابندی ہے اور کوئی قادیانی بلاواسطہ یا بالواسطہ خود کو مسلمان ظاہر نہیں کر سکتا خلاف ورزی کی صورت میں تین سال قید بامشقت اور جرمانہ دونوں سزائیں ہو سکتی ہیں۔ مقام افسوس ہے کہ قادیانی مذکورہ آرڈیننس کی کھلم کھلا خلاف ورزی کر رہے اور ان کے خلاف کوئی مؤثر کارروائی نہیں کی جا رہی جس کی وجہ سے لاقانونیت بڑھ رہی ہے انہوں نے کہا کہ آئندہ سال کا انجمن احمدیہ ربوہ کا بجٹ نو کروڑ ۲۵ لاکھ ۴۰ ہزار ۱۴۷ روپے کا ہے جس میں سالانہ جلسہ کے لیے ۳۲ لاکھ ۵۱ ہزار روپے اور مذہبی تدریس کی مد میں ۱۰ لاکھ ۵۹ ہزار روپے رکھے گئے ہیں اسی طرح تحریک جدید کا بجٹ ۲ کروڑ ۸۱ لاکھ روپے اور وقف جدید کا ۲۵ لاکھ روپے ہے اس طرح تینوں بجٹ ملانے کی رقم ۱۲ کروڑ ۳۱ لاکھ ۵۱ ہزار ۱۴۷ روپے بنتی ہے جو خفیہ اخراجات کیے جائیں گے وہ الگ ہوں گے یہ تمام رقم دہشت گردی تخریبی کارروائیوں اور قادیانیت پھیلانے پر خرچ کی جائے گی۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ انجمن احمدیہ ربوہ کو خلاف قانون قرار دے کر اس کے تمام اثاثے اور فنڈ ضبط کر لیے جائیں اور قادیانیوں کو ملک بدر کر دیا جائے جیسا کہ بہائیوں کو ایران سے نکالا گیا تھا۔

گھارو کے اخبار نویس پر
قادیانی اور اسکے ساتھیوں کا حملہ

گذشتہ روز گھارو کے صحافی سید رضوان پر قادیانی اور اس کے ساتھیوں نے مسلح ہو کر حملہ کیا جس پر مقامی صحافیوں اور شہریوں نے شدید غم وغصہ کا اظہار کیا ہے۔ واضح رہے کہ گذشتہ دنوں ان وطن دشمن عناصر کی سرگرمیوں کی مکمل تفصیل اخبارات میں شائع ہوئی تھی جس پر مشتعل ہو کر انہوں نے صحافی پر حملہ کیا۔ ان غنڈہ عناصر کے خلاف نقض امن اور ملک کے خلاف بغاوت کا کیس اب تک جاری ہے۔ یہاں کے مقامی صحافیوں اور شہریوں نے بالا حکام سے اپیل کی ہے کہ قادیانی طارق احمد شاہ عباس قادیانی رکن جام چھوٹو اور ناصر کو فوراً گرفتار کیا جائے۔

ساتھ قبول کیے جائیں بصورت دیگر حکومت کو کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

دوسرے دن نماز جمعہ کے بعد جامع مسجد مدنی اڈہ دربند میں تحصیل ہری پور کے علما کا ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت امیر مرکزیہ حضرت خواجہ خان محمد صاحب منعقد ہوا۔ اجلاس کی باقاعدہ کارروائی شیخ الحدیث مولانا خلیل الرحمٰن صاحب کے لڑکے قاری اشفاق الرحمٰن صاحب کی تلاوت سے ہوئی۔ بعد ازاں مدنی مسجد کے خطیب مولانا محمد رحمان نے علاقہ کے علما کو آگاہ فرمایا کہ تحصیل ہری پور میں مرزائی پناہیں ڈھونڈ رہے ہیں۔ چنانچہ سینٹرل جیل کے قریب ایک کالونی بن رہی ہے جس میں تمام پلاٹ مرزائی خرید رہے ہیں یقیناً یہ کوئی گہری سازش ہے اگر اس سازش کا ہم نے بروقت نوٹس نہ لیا تو علاقہ کا امن تباہ ہو سکتا ہے۔

مولانا خدا بخش صاحب خطیب ربوہ نے اور مولانا محمد سلیمان طارق صاحب اور ڈی۔ایچ۔ڈی کالونی کے خطیب مولانا ضیاء الدین صاحب نے یکے بعد دیگرے فرمایا کہ اگر مسلمان اخلاص کے ساتھ حضرت الامیر مولانا خان محمد صاحب کی قیادت میں ہر قسم کی قربانی دینے کے لیے تیار ہو جائیں تو انشاء اللہ قادیانیوں کو یا تو اپنے عقائد کو چھوڑنے ہوں گے یا پھر وہ غیر مسلم پاکستانی کی حیثیت سے یہاں رہیں گے

معززین نے عوام پر زور دیا کہ وہ ہری پور میں قادیانیوں کی کالونی نہ بننے دیں اور ان مرتدوں کی ہر سرگرمی پر کڑی نظر رکھیں

اخبار ختم نبوت

مکتوب برمنگھم — **قاری تصور الحق**

مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن کی زیر صدارت عظیم اجتماع ۔ قراردادیں اور مطالبات۔

برمنگھم مرکزی جامع مسجد بلگریو روڈ برمنگھم میں جمعیت علماء برطانیہ کے زیر اہتمام عظیم الشان یک روزہ نفاذ نظام شریعت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں لندن، شیفیلڈ، راودھرم، ڈیوزبری، نیو ٹن، کوونٹری، والورہیمٹن، ریڈیچ اور والسال کے وفود کے علاوہ برمنگھم کے شہریوں نے بھاری اکثریت میں شرکت کی جبکہ کانفرنس سے صدر کانفرنس مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن ٹونکی کراچی، جناب فضل الرحمن اکبر وائس کونسلر سفارتخانہ پاکستان برمنگھم، مولانا عبدالرشید ربانی، مولانا مفتی مقبول احمد، مفتی محمد اسلم، قاری تصور الحق، مفتی عبدالعزیز صاحب ساؤتھ افریقی بھارت، مولانا ابراہیم، مولانا اسلم زاہد، مولانا اسماعیل منزوری، مولانا محمد طیب، مولانا عبید الرحمن، مولانا قاری قمر زمان نے خطاب کیا۔ کانفرنس کے موقع پر مولانا عبدالحق، ذکریا، قاری اسماعیل رشید، مولانا سلیمان، مولانا غلام محمد، حاجی محبت علی، خواجہ افتخار احمد، محمد اعظم پاشا، محمد ادریس، مولانا محمد نگینہ، امیر شیر، مولانا خورشید بھی موجود تھے۔ مقررین نے پاکستان میں فوری نفاذ نظام شریعت کی بھرپور حمایت کا اعلان کیا اور کسی قسم کی حیلہ سازی کو اسلامی نظام کے نفاذ سے پہلوتہی کے مترادف قرار دیا۔ کانفرنس میں ذیل قراردادیں منظور کی گئیں۔

جمعیت علماء برطانیہ کے زیر اہتمام مرکزی جامع مسجد بلگریو روڈ برمنگھم میں منعقدہ نفاذ نظام شریعت کانفرنس کا عظیم اجتماع زیر صدارت مفتی اعظم پاکستان جناب مفتی ولی حسن صاحب ٹونکی کراچی۔ پاکستان اور بیرون دنیا میں اسلام کے خلاف اور مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت کے پرچار پر سخت تشویش کا اظہار کرتا ہے اور مسلمانوں کے خلاف تشدد اور اسلامی اصطلاحات کے مذاق اڑائے جانے کی شدید مذمت کرتے ہوئے حکومت پاکستان سے اس اسلام دشمن گروہ کے خلاف سخت ترین کارروائی کا مطالبہ کرتا ہے نیز اقوام عالم میں اس بدترین گروہ کے پھیلائے گئے جھوٹے اور بے بنیاد پروپیگنڈہ کے ازالہ کے لئے سفارتی سطح پر خصوصی اقدامات کرنے کا مطالبہ بھی کرتا ہے۔ تاکہ عالم اسلام اور دیگر اقوام بھی ان کی گھناؤنی سازشوں سے آگاہ ہو سکیں۔

پاکستان کے اساسی نظریہ لا الٰہ الا اللہ کے نفاذ کے بغیر ملک خداداد کا نہ صرف استحکام مشکل ہے۔ بلکہ اس کا بقا بھی خطرے میں ہے۔ اس وقت جبکہ سارا عالم اسلام اپنے اپنے دشمنوں کی سازشوں کی بھینٹ چڑھا ہوا ہے۔ اور مسلسل دشمنوں سے نبرد آزما ہونے کے عمل نے اسے انتہائی کمزور بنا دیا ہے اور پھر ایران عراق کی باہمی جنگ اور افغانستان پر روسی جارحیت مسلمانوں کی یکجہتی قوت پر کاری ضرب کے مترادف ہے لہٰذا ان حالات میں ایک مضبوط پاکستان ہی تمام مسلمانوں کی امیدوں کا مرکز ٹھہرتا ہے جو مشکل حالات میں ان کی دادرسی کا ذریعہ ہو لیکن ماضی کے تلخ تجربات سے اگر سبق حاصل کرنے کی کوشش نہ کی گئی تو پہلے سے آدھے پاکستان کی حفاظت بھی مشکل ہو جائے گی چہ جائیکہ وہ دوسروں کی مدد گیری کے قابل ہو۔ پاکستان کے بعض مفاد پرست سیاستدان جو غیر ملکی آقاؤں کے ہاتھوں میں کھلونا بنے ہوئے ہیں اپنی اپنی سرداریوں کے حصول کے پیچھے علاقائی مفادات کے نام پر پاکستان کو توڑنے کے لئے کوشاں ہیں لہٰذا ان نازک ترین حالات میں تمام فتنوں کا مقابلہ اسی وقت ممکن ہے جب کروڑوں مسلمانوں کو نظام شریعت کے عملی نفاذ سے مطمئن کیا جائے گا اس لئے جمعیت علماء برطانیہ کے زیر اہتمام مرکزی جامع مسجد بلگریو روڈ برمنگھم میں نفاذ نظام شریعت کانفرنس کے سلسلہ میں زیر صدارت مفتی اعظم پاکستان جناب مفتی ولی حسن صاحب ٹونکی کراچی منعقدہ مسلمانان برطانیہ کا یہ عظیم اجتماع پاکستان سینیٹ میں پیش کئے گئے بل کی بھرپور تائید کرتے ہوئے فوری نفاذ کا مطالبہ کرتا ہے۔ لیبیا کی نہتی آبادی پر رات کی تاریکی میں امریکی حملہ انتہائی شرمناک

مسلمانوں نے مشتعل ہو کر قادیانیوں کی عبادت گاہ مسمار کر دی

گوجرانوالہ (پ ر) مذہبی جذبات مجروح ہونے پر قادیانیوں کی عبادت گاہ کو مسلمانوں نے مسمار کر دیا تفصیل کے مطابق گذشتہ دنوں یہاں کے ایک شادی شدہ شخص اکرم قادیانی نے محض مسلمانوں کو اشتعال دلانے کے لئے ایک مسلمان شادی شدہ اور پانچ بچوں کی ماں مسماۃ نسیم سے جو یہاں پروین سینٹر میں معلمہ ہے شادی رچالی، جس پر مسلمانوں نے شدید غم و غصہ کا اظہار کرتے ہوئے۔ احتجاجی جلوس نکالا شہر کے مختلف مقامات سے گزرتے ہوئے جلوس نے ایک بڑے ہجوم کی شکل اختیار کر لی۔ جلوس کے شرکاء قادیانیوں کی گوجرانوالہ میں بڑھتی ہوئی سرگرمیوں، اشتعال انگیزیوں اور ریشہ دوانیوں کے خلاف نعرے لگاتے ہوئے مقامی تھانے پہنچے اور انہوں نے اکرم کی فوری گرفتاری کا مطالبہ کیا جلوس جب واپس شہر کی طرف آ رہا تھا تو مقامی پولیس کے ایک اہلکار نے ہجوم پر فائرنگ کر دی جس کے سبب ہجوم مزید مشتعل ہو گیا اور راستے میں قادیانیوں کی ایک عبادت گاہ جو مسجد کی طرز پر تعمیر کی گئی تھی مسمار کر دی بعد ازاں مشتعل ہجوم نے اکرم کی ورکشاپ کی طرف رخ کیا اور وہاں توڑ پھوڑ کی۔ اسی دوران شہر کے چند معززین نے آکر صورت حال پر قابو پایا اور ہجوم کو پرامن طور پر منتشر کر دیا مقامی پولیس نے اکرم قادیانی اور مسماۃ نسیم کو حراست میں لے لیا ہے۔ اس ناخوشگوار واقعہ کے بعد شہر میں مسلمانوں اور قادیانیوں کے مابین سخت کشیدگی کی فضا پائی جاتی ہے۔

ہے۔ کیونکہ امریکہ کے ذریعے دنیا کے سب سے بڑی طاقت سے تعلق، انسانی جانوں کے ضیاع اور خصوصاً معصوم بچوں اور بچیوں کے قتل کا گھٹیا ترین اقدام منصہ شہود پر آیا ہے اس لئے اس اقدام کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ پھر اس حملے سے نہ صرف عالمی اصولوں کی خلاف ورزیوں کا گھناؤنا ارتکاب ہوا ہے بلکہ اس اقدام نے اقوام عالم کے حقوق کے نگہبان ادارہ اقوام متحدہ کی بھی توہین کی ہے۔ عالمی برادری کی دھجیاں بکھیر کے رکھ دی گئی ہیں اس ادارہ کا وجود بھی محض ایک ڈھونگ ہے نیز بڑی طاقتوں کی ترجیحات کو بڑی طاقتوں کی سیاہ کاری سے بے خبر رکھنے کی سوچی سمجھی اسکیم ہے۔ جسکا پردہ چاک کرنا اشد ضروری ہوگیا ہے موجودہ امریکی بربریت کا مظاہرہ اور برطانوی حکومت کا اس میں بھرپور تعاون کرنا دنیا سے مسلمانوں کے وجود کو ختم کرنے کا ناقابل تردید ثبوت ہے لہٰذا تمام مسلم حکومتوں کو غیر ملکی کاسہ لیسی جیسی پالیسیوں پر نظرثانی کرتے ہوئے وحدت امت مسلمہ و بقائے امت مسلمہ کے لئے اپنی کوششوں کو تیز سے تیز تر کرنا چاہیئے۔ بصورت دیگر ایک ایک کرکے ان کو مسلمانوں کی تمام تر وفاداریوں کے باوجود حرف غلط کی طرح مٹا دیا جائے گا۔ اس لئے جمعیت علمائے برطانیہ کے زیر اہتمام مرکزی جامع مسجد بیکر روڈ، برمنگھم، نفاذ نظام شریعت کانفرنس کے سلسلہ میں منعقدہ یہ عظیم اجتماع اس عزم کا اعادہ کرتا ہے کہ وہ مسلمانوں کے لئے امریکی سامراج اور برطانوی استعمار کے روا رکھے گئے مظالم کے خلاف علم حق بلند کرتے ہوئے امریکی ظلم و زیادتی اور اس میں تمام معاون فریقوں کی مذمت کے علاوہ لیبیا کے مسلمان بھائیوں کی بھرپور حمایت کا اعلان کرتا ہے۔ جبکہ یہ اجتماع کشمیریوں کی جدوجہد آزادی اور افغانستان کو حق بجانب قرار دیتے ہوئے ان کی بھرپور حمایت کا اعلان کرتا ہے نیز بلغاریہ میں مسلمانوں کے ساتھ روا زیادتی پر بھی شدید تشویش کا اظہار کرتا ہے اور حکومت کے اقدام کی شدید مذمت کرتا ہے۔

قادیانیوں پر کڑی نگاہ رکھی جائے الطاف حسین

مرکزی تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس کراچی کے جنرل سیکرٹری الطاف حسین (C I D) نے اپنے تازہ ترین بیان میں حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانی دہشت گروہ پر کڑی نظر رکھی جائے۔

اقوام متحدہ کی قادیانیت نوازی پر

مولانا زاہد الراشدی کا تبصرہ

مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری

اطلاعات مولانا زاہد الراشدی نے کہا ہے کہ اقوام متحدہ میں قادیانیوں کے حق میں قرارداد کی منظوری حکومت پاکستان کی کمزوری اور تغافل آمیز پالیسی کا نتیجہ ہے کیونکہ اگر حکومت پاکستان اقوام متحدہ کو ملت اسلامیہ کے دینی تشخص کو قادیانیوں کے مسلسل حملوں اور جھوٹ و جبر کی تفصیلات سے صحیح طور پر آگاہ کرتی تو اس قرارداد کی منظوری کی نوبت نہ آتی۔ اقوام متحدہ میں بین الاقوامی حقوق کی ماہر مسز گیرٹن پارکر کی حالیہ پریس کانفرنس پر تبصرہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ عالمی رائے عامہ ابھی تک اسی غلط فہمی میں اور دھوکہ کی شکار ہے کہ پاکستان میں قادیانیوں کے حقوق تلف کیے جا رہے ہیں حالانکہ اصل صورت حال اس کے برعکس ہے کیونکہ قادیانی گروہ ملت اسلامیہ کے وجود کا حصہ نہ ہوتے ہوئے بھی مسلمانوں کا نام اور ملت اسلامیہ کی مخصوص مذہبی علامات و امتیازات استعمال کرکے اشتباہ اور دھوکہ کی فضا پیدا کیے ہوئے ہے جس سے مسلمانوں کا دینی تشخص مجروح ہو رہا ہے اور مسلمانوں کے اس دینی تشخص کے تحفظ کے لئے ..... قادیانیوں کو کلمہ طیبہ، اسلام کا نام اور مسلمانوں کے مذہبی شعائر استعمال کرنے سے روکا جا رہا ہے انہوں نے کہا کہ کسی دوسرے کے نام اور امتیاز کو زبردستی استعمال کرنا دنیا کے کسی قانون میں حق نہیں کہلاتا بلکہ اسے دھوکہ فراڈ کہا جاتا ہے اور اقوام کو اس دھوکہ اور فراڈ کی حمایت سے گریز کرنا چاہئیے۔

انہوں نے کہا کہ خود اقوام متحدہ نے اپنے لئے ایک نام اور کچھ نشانات مخصوص کر رکھے ہیں جن سے اس کی پہچان ہوتی ہے اگر کچھ اقوام مل کر اسی نام اور انہی نشانات کے ساتھ الگ ادارہ بنا لیں تو کیا اقوام متحدہ کے ذمہ دار حضرات اسے برداشت کر لیں گے اور اگر کسی ملک کی حکومت اس متوازی اقوام متحدہ کے خلاف قانونی کارروائی کرے تو کیا اقوام متحدہ اس کارروائی کو بھی انسانی حقوق کی خلاف ورزی قرار دیکر قرارداد منظور کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ اقوام متحدہ کے سامنے نہ تو حکومت پاکستان نے مسلمانوں کے موقف کو صحیح طور پر پیش کیا ہے اور نہ ہی تحریک ختم نبوت کے رہنماؤں کو اپنے نقطہ نظر کی وضاحت کا موقع دیا گیا ہے اس لیئے یہ قرارداد یکطرفہ، جانبدارانہ، اور انصاف کے تقاضوں کے منافی ہے

مرزائیت کا کامیاب تعاقب

مجاہد ختم نبوت محمد جیاد کا جہاد، سینکڑوں قادیانیوں کا قبول اسلام

امریکہ کی سری نام ریاست میں مجاہد ختم نبوت محمد جیاد نے مرزائیوں کا نہ صرف تعاقب شروع کیا ہوا ہے بلکہ وہ زبردست جہاد جاری رکھے ہوئے ہیں اس ریاست میں مرزائیوں کا ربوہ گروپ بہت قلیل ہے جب کہ لاہوری گروپ زیادہ ہے مجاہد ختم نبوت محمد جیاد صاحب کے بھرپور جہاد کے نتیجہ میں اب تک تقریباً آٹھ سو افراد مرزائیت سے توبہ کرکے قبول اسلام کر چکے ہیں یاد رہے کہ محمد جیاد صاحب کے نام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے رابطے کے بعد کتابیں اور لٹریچر بھیجا جا رہا ہے جس سے موصوف استفادہ کرکے اپنی تبلیغ جاری رکھے ہوئے ہیں حتیٰ کہ وہ ریڈیو پر بھی رد مرزائیت کے موضوع پر تقریر کرتے ہیں۔

صدائے ختم نبوت

ختم نبوت — ترقی کی راہ پر گامزن

مسئلہ ختم نبوت —— انتہائی نازک بھی اور حساس بھی۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی کے دور میں اسی مسئلہ پر یمامہ کے میدان میں جنگ ہوئی اور مسیلمہ کذاب کو تہ تیغ کیا گیا۔ ۱۹۵۳ء میں اسی مسئلہ پہ دس ہزار مسلمانوں نے لاہور میں قربانیاں پیش کیں۔ اس مسئلہ کی سنگینی کی وجہ؟ —— اس لئے کہ یہ دین کی اساس ہے۔ ہر صدی کے علماء کا اس بات پر اجماع رہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور آپ کے بعد جو نبوت کا دعوی کرے وہ کافر، مرتد، زندیق ہے۔

اس اہم ترین مسئلہ میں مزید قوت پیدا کرنے اور عقیدہ ختم نبوت کے پہلو کو اُجاگر کرنے کے لئے ہم نے ۲۹ مئی ۱۹۸۲ء کو ہفت روزہ ختم نبوت کا اجراء حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا قدس سرہٗ کی دعاؤں سے کیا تھا —— ہم جانتے تھے کہ اس وادی پر خار میں قدم رکھنا آسان نہیں ہے۔ وسائل نہایت محدود، لیکن باوجود اس کے اللہ رب العزت کے بھروسے، اپنا سفر شروع کیا —— غیبی تائید الٰہی نے ہمارے کمزور ہاتھوں کو تھام لیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے چار سال ختم کئے اور اب پانچویں سال میں داخل ہوگئے۔

یہ ہے —— پانچویں سال کا پہلا شمارہ حاضر خدمت ہے۔ ہم نے گذشتہ سال رسالہ کو بہتر سے بہتر بنانے کی سعی شروع کی تھی —— الحمدللہ کامیابی ہمارے قدم قدم ساتھ رہی —— تازہ ترین پرچہ اسی کاوش کا نتیجہ ہے۔

ختم نبوت —— اب انٹرنیشنل بن گیا ہے۔ اندرون ملک لوگوں نے بہت پسند کیا اور بیرون ملک سراہا گیا۔ اس کا ثبوت —— وہ لاتعداد خطوط ہیں جو بزم "ختم نبوت" میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔

"ختم نبوت" —— جہاں ملت اسلامیہ کے دلوں کی دھڑکن بنتا جا رہا ہے وہاں قادیانی امت پر بجلی بن کر گر رہا ہے۔ قادیانیوں کے ہوش اڑے ہوئے ہیں۔ —— اس لئے ہر ہفتہ قادیانیت کا پول کھل رہا ہے۔ قادیانیت کا اصلی چہرہ ظاہر ہوتا جا رہا ہے۔ قادیانیت کا پوسٹ مارٹم دیکھ کر خود قادیانی بھی دم بخود ہو کر رہ جاتے ہیں۔

"ختم نبوت" جو درحقیقت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان ہے انشاءاللہ ہر حال میں اپنا مشن کفر کے خلاف جاری رکھے گا۔ کوئی طاقت ہمیں اپنے مقاصد سے نہیں ہٹا سکتی۔

ہم ان تمام معاونین کے بے حد ممنون و مشکور ہیں جن کی اعانت اور مدد سے یہ رسالہ چل رہا ہے اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالٰی ان سے دین کا کام بدستور لیتا رہے۔ ہم اُمید کرتے ہیں کہ ان کا تعاون جاری رہے گا تاکہ معاندین ختم نبوت کے ساتھ مقابلہ کر سکیں۔

---

۲۹ مئی ۱۹۷۴ء کا سانحہ مسلمانوں کے لئے بہت بڑا سانحہ تھا مگر یہ دن ہماری کامیابی کی بنیاد بن گیا۔ قادیانی ٹولے طاقت کے نشہ میں مسلمانوں کو سبق سکھلانے کے لئے ربوہ ریلوے

اسٹیشن پر مرزا طاہر قادیانی کی قیادت میں اپنی طاقت کا بھرپور مظاہرہ کیا ——— پاکستان کے غیور مسلمانوں کی غیرت ایمانی جوش میں آئی اور ۲۹ مئی ۱۹۷۴ء کو تحریک تحفظ ختم نبوت کا آغاز ہوگیا۔

قادیانیت کا ناسور جو مسلمانوں کے اندر چھپا ہوا تھا اور اندر ہی اندر اس کا زہر پھیل رہا تھا اس ناسور کو ۱۹۷۴ء کی تحریک نے امت سے علیحدہ کرکے دنیا پر واضح کر دیا کہ اسلام اور ہے اور قادیانیت اور ——— ۷ ستمبر کو پاکستان کی قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو کافر قرار دے دیا۔ یہ ایک تاریخی واقعہ ہے۔

قادیانیوں کے لئے بہتر تو یہ تھا کہ قومی اسمبلی کے اس فیصلے کو تسلیم کر لیتے لیکن انہوں نے پھر سازشیں کیں۔ مولانا محمد اسلم قریشی کو اغوا کیا۔ یہ حماقت ان کے لئے مہنگی پڑی جس کے نتیجہ میں اپریل ۱۹۸۴ء میں قادیانی آرڈی نینس کا نفاذ ہوا پھر قادیانی سربراہ مرزا طاہر چوروں کی طرح لندن فرار ہوا۔ وہاں جا کر پھر انہوں نے پاکستان کے خلاف زہر اگلنا شروع کیا جس کا خمیازہ انھیں بھگتنا پڑے گا۔

قادیانیت اب تباہی کے کنارے پر ہے۔ صرف جھوٹی تسلیوں پر گذارہ کر رہے ہیں۔ مرزا طاہر کو خود اعتراف ہے کہ اس وقت قادیانی جماعت عظیم ابتلا کے دور سے گذر رہی ہے" دنیا کے لوگوں پر قادیانیت کی حقیقت کھل گئی کہ محض یہ ایک ڈھونگ ہے۔ گذشتہ دنوں برما میں ۵۰۰ قادیانیوں نے اسلام قبول کیا۔ سرینام (جنوبی امریکہ) میں جناب محمد جیاد کا جہاد جاری ہے۔ انہوں نے بھی بہت سے قادیانیوں کے حلقہ بگوش اسلام ہونے کی اطلاع دی ہے۔ لندن میں منعقد ہونے والی بین الاقوامی ختم نبوت کانفرنس نے قادیانیوں کی کمر توڑ دی ہے۔ اس کانفرنس کے بعد یورپ کے مسلمانوں میں عجیب سی بیداری پیدا ہو گئی۔ ہفت روزہ ختم نبوت اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات واقعی قابل تعریف ہیں۔

ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل کا اجراء ۲۹ مئی کو کیوں؟ ——— اس لئے یہ تاریخ کا اہم ترین موقع ہے۔ ملت اسلامیہ نے اس دن یک جان ہو کر ختم نبوت کی مقدس تحریک کا آغاز کیا تھا۔ جب بھی یہ دن آئے گا ——— نیا ولولہ پیدا ہوگا، تحریک کو نئی تازگی بخشے گا۔ اور ختم نبوت کے لئے قربانیاں دینے کا عزم پیدا کرے گا۔

ہم شہدائے ختم نبوت کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔ ہم ان علماء کو بھی خراج تحسین پیش کرتے ہیں جن کی ولولہ انگیز قیادت نے تحریک ختم نبوت کو کامیابی سے ہمکنار کیا۔ ہم یہ عہد کرتے ہیں کہ جب تک باطل کا خاتمہ نہیں کر لیتے چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ چاہے اس راہ میں کتنی ہی قربانیاں دینی پڑیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری جدوجہد کو قبول فرمائے۔ آمین

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے عالمی اثرات

قادیانی قیادت پر زبردست بوکھلاہٹ طاری ہے۔ اس سے قبل پہلے صرف پاکستان میں مخالفت کا سامنا تھا۔ اور بیرونی دنیا میں ان کو کھلی چھٹی ملی ہوئی تھی کہ جو چاہے جعلسازیاں اور فریب کاریاں جاری رکھے ہوئے تھے مگر چونکہ اب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت عالمی سطح پر میدان میں آگئی ہے امریکہ ہو یا کینیڈا، یورپ ہو یا افریقہ، آسٹریلیا ہو یا ایشیا، ہر جگہ عالمی مجلس کے عالمی مبلغین پھیل گئے ہیں۔ جہاں مبلغین موجود نہیں ہیں وہاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا لٹریچر باقاعدگی سے پہنچ رہا ہے۔ ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل کی ترسیل ہو رہی ہے۔ قادیانیت کا پول پوری دنیا میں کھل رہا ہے۔

لندن میں بین الاقوامی کانفرنس جو گذشتہ سال منعقد ہوئی تھی۔ قادیانی پہلے ہی اس کے اثرات سے پریشان تھے اور اب جب سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خان محمد دامت برکاتہم نے عالمی پروگرام کا اعلان کیا ہے مرزا طاہر قادیانی کے پیروں تلے زمین نکل گئی ہے۔ انشاء اللہ عنقریب کینیڈا میں جلسہ ہوگا، ڈنمارک میں کانفرنس منعقد ہوگی ویسے برطانیہ میں تو قادیانی قیادت کا جینا دوبھر ہو گیا ہے دار العلوم ہو اکب بری برطانیہ کے طلبہ بھی سر پر کفن باندھ کر میدان میں آگئے ہیں۔ انہوں نے لیسٹر (برطانیہ) میں جلسہ میں اعلان کیا ہے کہ مرزا طاہر کے لئے اب کوئی راہ فرار نہیں۔ انشاء اللہ انگلستان قادیانیت کا قبرستان بنے گا۔ جہاں سے فتنہ اٹھا تھا وہیں اس کا سر کچلا جائے گا۔

امت محمدیہ ایک صدی سے قادیانیت سے برسر پیکار ہے ——— ملکی طور پر محاذ پر شکست سے دوچار ہوتی ہے مگر اب قادیانیت کا تعاقب انشاء اللہ دنیا بھر میں کیا جائے گا۔ بفضلہ تعالیٰ دنیا بھر میں ایسے لوگ پیدا ہو گئے ہیں جو اپنے اپنے ملکوں میں ختم نبوت کے کام کو آگے بڑھائیں گے۔ (باقی صفحہ ۲۶ پر)

إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ

اللہ کے راستے میں مال خرچ کرنے کے فضائل

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا قدس سرہٗ

اللہ کے پاک کلام اور اس کے سچے رسول سید البشرؐ کے ارشادات میں خرچ کرنے کی ترغیب اور اس کے فضائل اتنی کثرت سے وارد ہیں کہ حد نہیں۔ ان کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ پیسہ پاس رکھنے کی چیز ہے ہی نہیں، یہ پیدا ہی اس لئے ہوا ہے کہ اس کو اللہ کے راستہ میں خرچ کیا جائے۔ جتنی کثرت سے اس سلسلہ پر ارشادات ہیں ان کا دسواں بیسواں حصہ بھی جمع کرنا مشکل ہے نمونے کے طور پر چند آیات اور چند احادیث کا ترجمہ نکھارت سے موافق پیش کرتا ہوں۔

هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ ۙ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ۙ وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ۗ أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (بقرہ۔ ع ۱)

ترجمہ: یہ کتاب یعنی قرآن شریف (راستہ بتانے والی ہے خدا سے ڈرنے والوں کو جو یقین لاتے ہیں غیب کی چیزوں پر اور قائم رکھتے ہیں نماز کو، اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں اور وہ لوگ ایسے ہیں جو یقین رکھتے ہیں (ایمان لاتے ہیں) اس کتاب پر بھی جو آپ پر نازل کی گئی اور ان کتابوں پر بھی جو آپ سے پہلے نازل کی گئیں اور آخرت پر بھی وہ یقین رکھتے ہیں یہی لوگ اس صحیح راستہ پر ہیں جو ان کے رب کی طرف سے ملا ہے اور یہی لوگ فلاح کو پہنچنے والے ہیں۔

(الف) راستہ بتانے والی ہے خدا سے ڈرنے والوں کو یعنی جس کو مالک کا خوف نہ ہو، مالک کو مالک نہ جانتا ہو وہ بے پروا کرنے والے جاہل ہوں، اس کو قرآن پاک کا بتایا ہوا راستہ کب نظر آسکتا ہے، راستہ اسی کو نظر آتا ہے جس میں دیکھنے کی صلاحیت بھی ہو، جس میں دیکھنے کا ذریعہ آنکھ ہی نہ ہو وہ کیا دیکھے گا۔ اسی طرح جس کے دل میں مالک کا خوف ہی نہ ہو وہ مالک کے حکم کی کیا پرواہ کرے گا۔

(ب) نماز کو قائم رکھنا یہ ہے کہ اسکو اس کے آداب اور شرائط کی رعایت رکھتے ہوئے پابندی اور اہتمام سے ادا کیے جس کا تفصیلی بیان رسالہ "فضائل نماز" میں گزر چکا ہے۔ اسی میں حضرت ابن عباسؓ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ نماز کو قائم کرنے سے یہ مراد ہے کہ اس کے رکوع و سجود اچھی طرح ادا کرے ہمہ تن متوجہ رہے اور خشوع کے ساتھ پڑھے۔ قتادہؒ کہتے ہیں کہ نماز کا قائم کرنا، اس کی اوقات کی حفاظت رکھنا اور وضو کا اور رکوع و سجود کا اچھی طرح ادا کرنا ہے۔

(ج) فلاح کو پہنچنا بہت اونچی چیز ہے۔ فلاح کا لفظ جہاں کہیں آتا ہے وہ اپنے مفہوم میں دین اور دنیا کی بہبود اور کامیابی کو لئے ہوئے ہوتا ہے۔ امام راغبؒ نے لکھا ہے کہ دنیوی فلاح ان خوبیوں کا حاصل کر لینا ہے جن سے دنیوی زندگی بہترین بن جائے اور وہ بقاء اور غنا اور عزت ہیں، اور اخروی فلاح چار چیزیں ہیں، وہ بقاء جس کو کبھی فنا نہ ہو، وہ تونگری جس میں فقر کا شائبہ نہ ہو، وہ عزت جس میں کسی قسم کی ذلت نہ ہو، وہ علم جس میں جہل کا دخل نہ ہو اور جب فلاح کو مطلق بولا گیا تو اس میں دین و دنیا دونوں کی فلاح آگئی

شب قدر کی علامات

اس رات کی بعض علامتیں علمائے کرام نے حدیثوں سے نکالی ہیں عبادہ بن صامتؓ کی روایت میں ہے کہ یہ رات کھلی ہوئی چمکدار صاف شفاف ہوتی ہے، نہ زیادہ گرم نہ زیادہ ٹھنڈی، بلکہ معتدل ہوتی ہے۔ اور انوار و برکات کی وجہ سے چاند کھلا ہوا ہوتا ہے۔ اس رات میں شیطانوں کے ستارے نہیں مارے جاتے۔

آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھنے سے آنکھوں میں نور اور دل میں سرور کی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔

نیز یہ بھی علامت ہے کہ شب قدر کے بعد والی صبح کو سورج میں تیزی نہیں ہوتی۔

اور بڑی علامت یہ ہے کہ اس رات میں عبادت کرنے کی توفیق ہو اور عبادت میں کیفیت پیدا ہو خشوع و خضوع ہو خلوص ہو۔ لیکن عشاء کی اور فجر کی نماز جماعت سے پڑھنے کا جو ثواب ہے وہ شب بیداری کا نہیں۔ بعض بزرگوں نے رمضان کی ستائیسویں شب میں سمندر کا پانی میٹھا اور شیریں معلوم ہوا۔

بعض بزرگان دین نے یہ بھی لکھا ہے کہ شب قدر میں ہر چیز سجدہ کرتی ہے، یہاں تک کہ درخت بھی اس رات میں سجدہ کرتے ہیں اور زمین پر گر پڑتے ہیں پھر اپنی جگہ آجاتے ہیں۔ لیکن یہ باتیں اس رات میں دیکھنی اور معلوم ہونی ضروری نہیں۔

اس سلسلہ میں یہ بات ذہن میں رکھنے کی ہے کہ اس رات کے اہتمام میں عشاء اور فجر کی نماز جماعت سے نہ چھوٹ جائے۔

شب قدر میں کیا کرنا چاہیے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ عَلِمْتُ أَيُّ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَا أَقُولُ فِيهَا قَالَ قُولِي اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي۔ (رواہ ابن ماجہ، ترمذی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر مجھ کو شب قدر کا پتہ چل جائے تو میں اس میں کیا پڑھوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے، تو میں نے آپ کے پاس جا کر کان لگایا تو آپ یہ دعا پڑھ رہے تھے

أَعُوذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَأَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ

(باقی صفحہ ۲۶ پر)

زکوٰۃ اور نظامِ زکوٰۃ

مولانا محمد منظور نعمانی مدظلہ

اللہ تعالیٰ کا دوسرا بہت بڑا کرم اور احسان یہ ہے کہ اس نے زکوٰۃ اور صدقہ کا بہت بڑا ثواب مقرر کیا ہے، حالانکہ زکوٰۃ یا صدقہ دینے والا بندہ جو کچھ دیتا ہے اللہ تعالیٰ ہی کے دیئے ہوئے مال میں سے دیتا ہے، اس لیے اگر اللہ پاک اس پر کوئی ثواب نہ دیتا تو بالکل حق تھا یہ اس کا کرم ہی کرم ہے کہ اس کے دیئے ہوئے مال میں سے ہم جو کچھ اس کے حکم سے زکوٰۃ یا صدقہ کے طور پر اس کی راہ میں خرچ کرتے ہیں تو وہ اس سے بہت خوش ہوتا ہے اور اس پر بڑے بڑے ثوابوں کا وعدہ فرمایا ہے، چنانچہ ارشاد ربانی ہے:۔

”جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرتے ہیں، ان کے خرچ کرنے کی مثال اس دانہ کی سی ہے جس سے پورا اُگے، اور اس سے سات بالیں نکلیں اور ہر بالی میں سو دانے ہوں، اللہ بڑھاتا ہے جس کے واسطے چاہے وہ بڑی وسعت والا ہے اور سب کچھ جانتا ہے جو لوگ اپنا مال خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر نہ وہ احسان جتلاتے ہیں اور نہ تکلیف دیتے ہیں، ان کے واسطے ان کے رب کے پاس بڑا ثواب ہے اور انہیں قیامت میں کوئی خوف و خطرہ ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔“ (بقرہ)

مذکورہ بالا آیت میں زکوٰۃ دینے والوں اور خدا کی راہ میں خرچ کرنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تین وعدے فرمائے گئے ہیں۔

ایک یہ کہ جتنا وہ خرچ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو اس کے بدلے سینکڑوں گنا زیادہ دے گا۔

دوسرے یہ کہ ان کو بڑا اجر و ثواب ملے گا اور بڑی بڑی نعمتیں ملیں گی۔

تیسرے یہ کہ قیامت کے دن ان کو کوئی خوف و خطر اور کوئی رنج و غم نہ ہوگا۔

صحابہ کرام کو اللہ تعالیٰ کے ان وعدوں پر پورا پورا یقین تھا اس لیے ان کا حال یہ تھا کہ جب راہِ خدا میں صدقہ کرنے کی فضیلت کی اور ثواب کی آیتیں حضورؐ پر نازل ہوئیں اور انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کا بیان سنا، تو ان میں جو غریب تھے اور جن کے پاس صدقہ کرنے کے لیے پیسہ بھی نہ تھا وہ بھی صدقہ کرنے کے ارادے سے مزدوری کرنے کے لیے گھروں سے نکل پڑے اور اپنی پیٹھ پر بوجھ لاد کر انہوں نے پیسے کمائے اور راہِ خدا میں صدقہ کیا۔

زکوٰۃ کی اہمیت اور فضیلت کے بارے میں یہاں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صرف ایک حدیث درج کرتے ہیں۔ حدیث کی مشہور کتاب ابوداؤد شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

”تین باتیں ہیں، جس شخص نے ان کو اختیار کرلیا اس نے ایمان کا مزہ پالیا۔ ایک یہ کہ صرف اللہ کی عبادت کرے، اور دوسرے یہ کہ لا الٰہ الا اللہ پر اس کا سچا ایمان و اعتقاد ہو اور تیسرے یہ کہ ہر سال دل کی پوری خوشی سے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرے تو جس کو یہ تین باتیں حاصل ہوجائیں گی اس کو ایمان کی لذت اور چاشنی حاصل ہوجائے گی“

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایمان کا ذائقہ اور اس کی لذت نصیب فرمائے۔

زکوٰۃ اور صدقات کے بعض دنیوی فائدے:

زکوٰۃ اور صدقات کا جو ثواب اور جو انعام اللہ کی طرف سے آخرت میں ملے گا، اس کے علاوہ اس دنیوی زندگی میں بھی اس سے بڑے فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ مثلاً یہ کہ زکوٰۃ اور صدقات ادا کرنے والے مومن کا دل بڑا خوش اور مطمئن رہتا ہے، غریبوں کو اس پر حسد نہیں ہوتا، بلکہ وہ اس کا بہتری چاہتے ہیں، اس کے لیے دعائیں کرتے ہیں اور اس کی طرف محبت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ عام دنیا کی نظروں میں بھی ایسے شخص کی بڑی وقعت ہوتی ہے، اور سب لوگوں کی محبت و ہمدردی ایسے شخص کو حاصل ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ اس کے مال میں بڑی برکتیں دیتا ہے۔

چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ اے فرزندِ آدم تو میرے غریب حاجتمند بندوں پر اور نیکی کے دوسرے کاموں میں، میرا دیا ہوا مال خرچ کئے جا، میں تجھ کو برابر دیتا رہوں گا۔“

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

”میں اس پر قسم کھا سکتا ہوں کہ صدقہ کرنے کی وجہ سے (یعنی اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی وجہ سے) کوئی شخص غریب اور مفلس نہ ہوگا“

اللہ تعالیٰ ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان ارشادات پر حقیقی ایمان و یقین نصیب فرمائے اور ذوق و شوق کے ساتھ عمل کی توفیق دے آمین۔

★ ★ ★

قرآن کریم کی عظمت

قطب العالم حضرۃ مولانا
شاہ عبدالرحیم رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ کی ایک تقریر

گذشتہ سے پیوستہ

مجھے یاد ہے کہ پانی پت میں مولانا مولوی عبدالرحمٰن صاحب کی خدمت میں میں بیٹھا ہوا تھا مجھے دیکھ کر کسی نے رائے پور کا ذکر کیا کہ اس طرح رائے پور میں قرآن شریف پڑھایا جاتا ہے اس کو سن کر حضرت کو مسرت ہوئی اور حسرت کے ساتھ فرمایا کہ کبھی تو پانی پت میں یہ حالت تھی لیکن جب سے یہ اسکول و کالج ہوئے ہیں قرآنی تعلیم اٹھ گئی۔ اللہ کا شکر ہے کہ مولوی عبدالسلام صاحب نے اس سلسلے کو جاری کر رکھا ہے۔ اب ہم اس زمانے میں ہیں کہ کوئی شخص بڑے لوگوں میں سے اس کا مددگار نہیں۔ غیر مذہب بھی اور اہل مذہب بھی سب کے سب مخالف نظر آتے ہیں۔

بعض کا خیال ہے کہ جو لوگ حدیث و فقہ پڑھ رہے ہیں صرف وہی لوگ بڑا کام کر رہے ہیں۔ سوچنے کی یہ بات ہے کہ اگر کوئی شخص مکان بنا دے خواہ دو منزلہ چار منزلہ یا پانچ سات منزلہ کتنا ہی بلند بنا دے کیسی ہی زیب و زینت کرے۔ شیشہ آلات و قنادیل لگا دے گو بظاہر یہی ہے کہ یہ مکان اچھا معلوم ہو لیکن سوچنے والا جانتا ہے کہ اگر بنیاد قائم ہے تو سب زینت قائم ہے اسی طرح جتنے علوم قرآنی ہیں وہ سب قرآن پر ہی قائم ہیں ان الفاظ قرآن ہی کی بدولت سارے علوم قائم ہیں اگر الفاظ نہ رہیں تو سارے کے سارے دیکھتے رہ جائیں۔ گو ہماری نظروں میں یہ تھوڑا کام ہے لیکن اگر خدانخواستہ یہ الفاظ نہ رہیں تو تمام علوم منہدم ہو جائیں۔ یہی وجہ ہے کہ توریت و انجیل کا پتہ نہیں، کیونکہ ترجمہ ہو کر اصل کا خیال نہیں رکھا گیا۔ قیامت کی علامتوں میں سے یہ بھی ہے کہ الفاظ قرآنی نہیں رہیں گے۔ یہ الفاظ قرآن یاد ہیں سب ہوئے۔ اس لئے شکر اس نعمت کا یہ ہے کہ تم زیادہ سے زیادہ اس کو پھیلاؤ۔ البتہ اگر اس نعمت کو اپنے دل کے اندر لے اور قرآن پاک کا قدر دان ہو تو ہرگز کسی کی کوڑی پیسہ کی طرف توجہ نہ کرے۔ اپنی کسی حاجت کو کسی کے آگے نہیں لے جانا چاہئے۔ اپنی نیت کو درست کرو کیونکہ محض اللہ کی رضا اس کی قیمت ہے۔ اسی واسطے جنت کے اندر جنتیوں کو سب سب نعمتیں مل جاویں گی اور جو بھی چاہے گا سب مہیا ہو جاوے گا۔ اس وقت سوال ہو گا کہ اگر کسی چیز کی ضرورت ہو تو بیان کرو۔ دنیا کا قاعدہ ہے کہ دس روپیہ کی آمدنی والا بیس روپیہ کو اور ہزار والا دو ہزار کو زیادہ سمجھتا ہے۔ سب کے سب یہ کہیں گے کہ خداوند تعالیٰ نے ہم سب کو سب کچھ عطا فرمایا اب اس سے زیادہ اور کیا نعمت ہوگی۔ اس پر حکم ہو گا کہ ہم تم سے راضی ہو گئے۔ اب کبھی ناراض نہ ہوں گے۔ اس حکم کو سن کر اہل جنت کی حالت ہی کچھ اور ہو جائے گی اور ان کو ایسی خوشی ہوگی کہ پہلی نعمتوں کو ہیچ سمجھیں گے سو اس نعمت قرآن کا بدلہ سو دو سو روپیہ نہیں ہے اس کا بدلہ اگر ہے تو رضائے حق تعالیٰ ہے، قرآن کا پھیلانا تعلیم کو پھیلانا اسی امید پر ہو کہ اللہ راضی ہو جاوے تم دیکھ رہے ہو کہ اگر بھوک کی وجہ سے مرنا ہوتا تو بادشاہ نہ مرتے۔ فقر و فاقہ کی وجہ سے نہ امیر مرتے ہیں نہ فقیر مرتے ہیں۔ وقت پر سب کی موت ہوتی ہے۔ یہاں کی حالت یہ ہے کہ راحت و تکلیف سب فانی ہے۔ مرنا اپنے وقت پر ہوتا ہے۔ نہ بادشاہ کو اس کی سلطنت کار آمد ہو سکتی ہے اور نہ فقیر کو اس کا فاقہ البتہ ایک فرق ہے جس نے فقر و فاقہ کی تکلیف کو اٹھایا اور قرآن پاک کی تعلیم کو پھیلایا اس کے لئے سب نعمتیں موجود ہیں۔ تکلیفیں تو سب مٹ جاتی ہیں اور ہمیشہ کے لئے نعمت اور مسرت مل جاتی ہے اب یہ حالت ہے کہ بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ اللہ کے واسطے پڑھاتے ہیں اور پانچ روپے میں گذارہ کر سکتے ہیں۔ جہاں دوسرے نے سات روپے کی امید دلائی فوراً چھوڑ کر بھاگے۔ اور روپیہ پیسہ کی خاطر اتنا بھی نہیں سوچتے کہ اتنے دنوں میں یہ کام چلا ہے اب اس کا یہ انجام ہوگا

بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدُ الدِّيْنَارِ
وَالدِّرْهَمِ۔

روپیہ پیسہ کا بندہ بھی کس قدر برا ہے۔

البتہ اگر کوئی اور ضرورتی عارض ہو تو خیر مضائقہ نہیں ہے۔ کام تو اللہ کے واسطے کرے اور اس کی رضا مندی کے واسطے۔ اب اللہ تعالیٰ اگر بندوں کے ذریعہ روزی پہنچا دیں تو یہ اس کا انعام ہے۔ اس کو تنخواہ نہ سمجھو جیسے مجاہد اللہ کے واسطے جان دیتا ہے اور شہید ہوتا ہے لیکن اگر شہادت نہیں ہو بلکہ غنیمت مل جاوے تو بھی غازی ہوتا ہے لیکن اگر غنیمت کی ہوس میں جہاد کرتا ہے تو شہادت نہیں ہوتی۔ اس لئے اخلاص کو قلوب میں جمالیں اور جو بندہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے اور قلب کو اس طرف لگا لیتا ہے پھر وہ کیوں کر نا امید ہو سکتا ہے۔ اخلاص ہونا ضروری ہے۔ بلا اس اخلاص کے وہی مثال ہے جیسا کہ خنزیر اور موتیوں کے ہار کی۔ ضرور بضرور خداوند کریم روزی دیں گے اور قرآن مجید کا معجزہ

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ

ہے جو قرآن مجید کا قدر دان نہیں ہوتا وہ ذلیل ہوتا ہے خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃَ ط اور جس کو دنیا طلبی مقصود نہیں ہوتی وہ خداوند کریم کے نزدیک دنیا میں بھی ممتاز ہوتے ہیں اور آخرت میں بھی اور خدا چاہے تو اس کو فقر و فاقہ آتا ہی نہیں، جنہیں تم محتاج سمجھتے ہو ان کو قرآن کی قدر ہی نہیں اول بات تو عرض کر[illegible]۔

دوسری یہ ہے کہ جب آپ نے سمجھ لیا اور ارادہ کر لیا تو قلب کو اطمینان ہو جائے گا اور پھر اگر کوئی بات ایسی نصیحت کی کہے جو کام میں مدد دے وہ قبول کرنا آسان ہوگا۔ اسی واسطے حدیث میں آیا ہے کہ اچھی بات کو اہل فہم اس طرح تلاش کرتا ہے جیسے کوئی کھوئی ہوئی چیز کی تلاش میں ہوتا ہے اور جب مل جاتی ہے تو جھٹ قبول کر لیتا ہے۔

آپ صاحبان کو معلوم ہے کہ بحمد اللہ تعالٰے آپ سب صاحبان کی نہ ذاتی غرض ہے نہ کارکنان کی کسی قسم کی وجاہت اور نہ دنیوی نفع ہے محض یہی غرض ہے کہ قرآن پاک کی حفاظت بہت زور کے ساتھ کی جائے۔ اس کے الفاظ کی حفاظت میں کوشش درکار ہے۔ جب سب کا یہی مدعا ہے تو سب کو مل کر سعی کرنی چاہیے کہ کون سے طریقے ہیں جن سے حفاظت میں سہولت ہو۔ مولوی نور محمد صاحب نے جو یہ بہت بامحنتی ہے کہ اس کی اصلاح کریں۔ اس کی اصلاح کے قاعدے خود ان کی زبان سے سن لیں اور عمل کریں۔

اس میں تین قسم کے لوگ نکلیں گے۔ اول وہ صاحب جو نصاب پر قادر اور طرز تعلیم سے واقف ہیں ان کے واسطے کسی قسم کی ہدایت کی ضرورت نہیں ہے مولوی صاحب سے زبانی تبادلہ خیال کر لیں۔ دوئم جو صاحب نصاب پر قادر ہیں لیکن طرز تعلیم سے واقف نہیں ہیں ان کو مہینہ بیس دن قیام کر کے اس کمی کو پورا کرنا چاہیئے۔ تیسرے جو صاحب نہ نصاب پر قادر ہیں

باقی صفحہ ۲۶ پر

تلاوت قرآن مجید

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ

خوش نصیب ہے انسانیت کا وہ حصہ جو ختم نبوت کی برکت سے نیابت نبوت کے لیئے چنا گیا اور کیا خوش بخت ہے وہ آخری امت جو آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض و برکت سے خیر الامم کے مقام پر فائز کی گئی پوری انسانیت سارا عالم اور قیامت تک کا زمانہ اس کی ہدایت کی محنت و کوشش کے لیئے میدان عمل قرار دیا گیا سلام ہو اس نبی پر جو ہر زمانے کی ہدایت کے لیئے سبب و وسیلہ بنایا گیا اور درود ہو اس رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر جو توحید کا علمبردار کا پیامبر بن کر آیا اور وحدت آدمیت دین و دنیا کی یکجائی اور زمانی و مکانی حد بندیوں سے ماورا ایک معاشرہ کی وحدت کا سبق دے گیا یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ نوازنے والے جسے چاہے نواز دے۔

تلاوت قرآن مجید

حضرت امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ اپنی کتاب کیمیائے سعادت میں فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کا پڑھنا سب عبادتوں سے بہتر ہے خصوصاً نماز میں جب کھڑے ہو کر پڑھا جائے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری امت کی عبادتوں میں سب سے افضل قرآن کریم کی تلاوت ہے آپ نے فرمایا جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی نعمت عطا فرمائی ہو اور اس کے بعد وہ یہ خیال کرتا ہو کہ اس سے بھی بہتر کسی کو کوئی نعمت حاصل ہے تو اس نے اس نعمت کی تحقیر کی جس کی اللہ تعالیٰ توقیر فرما رہا ہے ایک مرتبہ آنحضرت نے ارشاد فرمایا کہ دلوں میں لوہے کی طرح زنگ لگ جاتا ہے پوچھا گیا اے اللہ کے رسول وہ کس طرح چھوٹ سکتا ہے فرمایا قرآن کریم کی تلاوت کرنے اور موت کو یاد کرنے سے۔ ایک مرتبہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں تم میں دو واعظ چھوڑ کر جاؤں گا ایک ناطق یعنی بولنے والا اور دوسرا خاموش، بولنے والا قرآن کریم ہے اور خاموش واعظ موت ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قرآن کریم کی تلاوت کرو کیونکہ نامہ اعمال میں ہر حرف کے بدلے دس دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور میں نہیں کہتا کہ الم ایک حرف بلکہ الف لام اور میم الگ الگ حرف ہیں حضرت حسن بصری فرماتے ہیں کہ اگلے لوگ اس بات پر یقین رکھتے تھے کہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا پیام ہے جو ہم کو موصول ہوا ہے رات کو وہ غور کیا کرتے تھے اور دن کو عمل کرتے تھے مگر اب لوگ زیر و زبر کو تو خوب درست کرتے ہیں مگر عمل کرنے میں سستی کرتے ہیں۔

قرآن مجید کو باوضو اور قبلہ رو ادب سے پڑھنا چاہیئے تلاوت کے وقت عاجزی اور انکساری ہو، ٹھہر ٹھہر کے آہستہ اور اطمینان سے پڑھنا چاہیئے معانی پر غور کرنے کی کوشش کرنا چاہیئے جلدی ختم کرنے کی فکر سے ثواب میں کمی ہوتی ہے اور کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا ہے بعض لوگ قرآن شریف کو ایک دن میں ختم کرتے ہیں حالانکہ رسول مقبول نے ارشاد فرمایا کہ جو تین دن سے کم میں قرآن کریم کو ختم کرتا ہے وہ علوم قرآن (نفقہ) سے محروم رہتا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کسی کو قرآن کریم جلدی جلدی پڑھتے دیکھا تو فرمایا یہ شخص نہ قرآن پڑھتا ہے اور نہ خاموش ہے اگر پڑھنے والا معانی سمجھنے سے قاصر ہو تب بھی آہستہ پڑھنا چاہیئے۔

(باقی صفحہ ۲۶ پر)

گلدستہ ختم نبوت

احادیث مبارکہ

۱۔ نیکی کرنے پر خوشی اور برائی کرنے پر پچھتاوا ایمان کی نشانی ہے۔
۲۔ ایمان صبر اور فراخ دلی کا نام ہے۔
۳۔ دین دراصل خیر خواہی کا نام ہے۔
۴۔ مخلوق خدا کا ساتھی ہے۔
۵۔ جو عہد پورا نہیں کر سکتا اس کا کوئی دین ایمان نہیں۔
۶۔ رشوت دینے والا اور لینے والا دونوں دوزخی ہیں

اخلاق

اگر تم چاہتے ہو کہ لوگ تمہاری عزت کریں تو اپنے اخلاق کو بلند کرو

اپنے اخلاق کو بلند کرنا ہے تو بولنے سے پہلے اپنی بات کو تولو۔

یوں تو چاند ستارے بلند نظر آتے ہیں لیکن جس کا اخلاق اچھا ہے وہ ان سے بلند ہے۔

اگر تمہارا اخلاق اچھا نہیں ہوگا تو لوگ تمہیں نفرت بھری نگاہوں سے دیکھیں گے۔

حسن معاویہ بلوچ حیدرآباد

اقوال زریں

عرفان احمد

۱۔ کردار انسان کا آئینہ ہے۔
۲۔ خاموشی عقلمندی کا نشان ہے۔
۳۔ خاموشی انسان کا وقار بڑھاتی ہے۔
۴۔ گناہ کے بعد ندامت بھی توبہ کی ایک شاخ ہے۔
۵۔ عدل مظلوم کی جنت اور ظالم کی جہنم ہے۔
۶۔ اپنے آپ کو سب سے بہتر سمجھنا حماقت ہے۔
۷۔ مصائب سے مت گھبراؤ کیونکہ ستارے اندھیرے میں ہی چمکتے ہیں۔
۸۔ کسی کا دل مت دکھاؤ ہو سکتا ہے وہ آنسو تمہارے لئے سزا بن جائیں۔
۹۔ سچے مسلمانوں کے الفاظ شہد سے زیادہ میٹھے ہوتے ہیں۔
۱۰۔ انسان گناہ اس وقت کرتا ہے جب اس کا ضمیر سو جاتا ہے۔
۱۱۔ وہ انسان خوش نصیب ہے جسکی خواہش کم ہیں۔
۱۲۔ اگر اللہ خوشحالی بخشے تو اپنی آرزوؤں کو وسیع نہ کرتے جاؤ۔

ہمارے معاشرے کی بدشگونیاں

ہمارے معاشرے میں بدشگونی اور بدفال کی بہت سی صورتیں مروج ہیں جو سب ہی غیر معتبر اور ناقابل ہیں کہ فوراً توبہ کر کے ہمیشہ کے لیے ان سے پرہیز کیا جائے

(۱) اکثر لوگ خصوصاً عورتیں مرض چیچک اور خسرہ میں علاج کو برا خیال کرتے ہیں اور بعض عوام اس مرض کو بھوت پریت کے اثر سے سمجھتے ہیں یہ خیال بالکل غلط ہے

(۲) بعض عورتیں یہ سمجھتی ہیں کہ اگر نئی دلہن اپنے گھر یا صندوق وغیرہ کو قفل لگا دے تو اس کے گھر کو تالا لگ جاتا ہے یعنی ویران ہو جاتا ہے یہ خیال بالکل غلط ہے

(۳) بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جو کوئی قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس کا وظیفہ پڑھے اس کا ناس ہو جاتا ہے یہ خیال محض غلط ہے بلکہ اس کی برکت سے تو وہ مصائب سے نجات پاتا ہے۔

(۴) بعض لوگ خصوصاً عورتیں کہتی ہیں کہ دروازہ کی چوکھٹ پر بیٹھ کر کھانا کھانے سے آدمی مقروض ہو جاتا ہے یہ بھی خیال غلط ہے۔

(مظفر احمد میمن ٹنڈو)

صدا

ایک آدمی اپنے گھر میں بیٹھا کھانا کھا رہا تھا ساتھ میں بیوی بیٹھی تھی اور انواع و اقسام کے کھانے دسترخوان پر چنے تھے اتنے میں دروازے پر سائل نے آواز لگائی یہ شخص اٹھا اور خلق انسانی پر سائل کو ڈانٹ ڈپٹ کر واپس آ بیٹھا اور کھانا کھانے لگا دوپہر سے شام ہوئی اور شام سے رات اور یوں رات پہ رات ڈھلنے لگی، پھر رات اس کے گھر میں اندھیرے چھوڑ گئی اور خوشیاں اس شخص کو خیرباد کہہ کر چلی گئیں نوبت فاقوں تک پہنچی اور پھر دست سوال دراز کرنا پڑا۔ بیوی بھی علیحدہ ہو گئی اور یہ شخص گھروں کے دروازے کھٹکھٹانے پر مجبور ہو گیا بیوی نے دوسری شادی کر لی وہ ایک روز اپنے دوسرے خاوند کے ساتھ گھر میں بیٹھی کھانا کھا رہی تھی کہ اچانک دروازے پر سائل کی صدا ابھری خاوند نے کہا لو یہ کھانا فقیر کو دے آؤ۔ بیوی اٹھی اور کھانا فقیر کو دے آئی تو آنکھیں چھلک رہی تھیں خاوند نے دیکھا تو پریشان ہو گیا اور پوچھا کیا ہوا؟ بیوی نے اسے اپنی پہلی زندگی کی سب روداد سنائی اور بتایا کہ دروازے پر اس کا پہلا شوہر ہاتھ پھیلائے کھڑا تھا۔ شوہر نے یہ کہانی سنی اور کہا ایک دن اسی آدمی نے جس کی نشانیاں تم نے مجھے بتائیں مجھے اپنے در سے دھتکار دیا تھا۔ جب میں نے اس کے آگے دست سوال دراز کیا تھا،

(جمیل بابر)

گستاخان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا انجام

صفدر حسین کلیاہ شریف۔

شیخ شمس الدین صاحب جو کہ خواجہ نوریؒ کے دربان گزرے ہیں فرماتے ہیں کہ میرے ایک دوست ایک دن میرے پاس آئے اور

فرمانے لگے کہ آج ایک حیرت ناک واقعہ پیش آیا ہے ہمنے پوچھا کیا ہوا کہنے لگے کہ حلب کے رہنے والوں کی ایک جماعت امیر مدینہ کے پاس آئی اور بہت سارا رشوت کا مال امیر کو اس لئے دیا کہ وہ حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کے مبارک اجسام کو یہاں سے لے جانے میں ان کی مدد کرے۔ امیر دولت کے لالچ میں اس کارروائی پر آمادہ ہو گیا ہے شیخ صوابؒ کہتے ہیں کہ یہ خبر سن کر میرے رنج کی انتہا نہ رہی میں اس فکر میں تھا کہ امیر کا قاصد مجھے بلانے کے لئے آگیا جب میں امیر کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے مجھے کہا کہ آج رات کچھ لوگ مسجد میں آئیں گے لہٰذا وہ جو کچھ کریں ان کو کرنے دینا اور ان کی کسی بات میں دخل نہ دینا میں امیر کی بات سن کر واپس آگیا مگر سارا دن حجرے شریف کے پاس بیٹھ کر روتے ہوئے گزار دیا آخر عشاء کی نماز کے بعد جب سب آدمی چلے گئے اور ہم نے دروازے بند کر دیئے تو باب السلام کی طرف سے لوگوں نے دروازہ کھٹکھٹا کر اندر آنا شروع کیا میں ان کو گنتے گئے تو گنتا رہا چالیس آدمی اندر داخل ہوئے ان کے پاس پھاوڑے ٹوکریاں اور زمین کھودنے کا بہت سامان تھا وہ اندر داخل ہو کر حجرہ شریف کی طرف چلے خدا کی قسم منبر تک بھی نہ پہنچے تھے کہ یکدم مع سامان کے زمین ان کو نگل گئی اور نشان تک بھی پیدا نہ ہوا۔ امیر نے بہت دیر تک ان کا انتظار کیا اور پھر مجھے بلا کر پوچھا کہ صواب وہ لوگ تم تک پہنچے ہیں یا نہیں میں نے کہا کہ آئے تو تھے مگر ان کے ساتھ یہ حشر ہوا ہے امیر نے کہا کہ یہ کیا کہہ رہے ہیں میں نے کہا سچ ہے کہ گستاخانِ صحابہؓ کا انجام یہی ہوا ہے جو کہ میں نے آپ کو بتایا امیر نے کہا دیکھو یہ بات کسی کو بتائی نہیں میں نے کہا کہ خدا سے معافی مانگ نہ جانے تیرا کیا حشر ہوگا۔ اللہ پاک ہمیں بھی صحابہ کرامؓ کا ادب اور اتباع کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

جنت سے مشابہ ہیں باغ مدینے میں

تاجدار مدنی خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمہ گیر اور جامع شخصیت کے اپنے اور بیگانے سب معترف ہیں کہ آپ کی ذات اقدس تمام کمالات کا مجموعہ ہے بلکہ کمالات کو عروج و کمال آپ ہی کے طفیل ملا۔ دو تین سال قبل ایک سکھ صحافی ونشا مر پاکستان آئے جو اقبالیات کے ماہر ہیں۔ نوائے وقت نے ان سے انٹرویو لیا۔ انٹرویو کے دوران سردار صاحب نے اپنی ایک نعت شریف جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ہے لانبہ صاحب کے دلی جذبات کا آئینہ دار ہے۔

کہ ......

لیجا مجھیں حبیب ہم کو حالات مدینے میں
کیا جانیے کر دیں کیا جذبات مدینے میں
ہر نخل لاتا ہے مدینے کا ثمر شیریں
جنت سے مشابہ ہیں باغات مدینے میں
اللہ نے دی مجھ کو توفیق اگر لانبہ
دل گذرے گا مکہ میں اور رات مدینے میں

(منظور احمد شاہ آسی)

امام ابوحنیفہؒ کا دھریہ سے مناظرہ

سید منظور احمد شاہ آسی

ایک دہریے نے حضرت امام حمادؒ کے تمام شاگردوں کو مناظرہ میں شکست دیدی اور امام حماد صاحبؒ کو بھی چیلنج دیدیا کہ آپ میرے ساتھ مناظرہ کریں۔ حضرت امام حماد بہت پریشان تھے رات کو خواب دیکھا کہ ایک بہت بڑا درخت ہے اس کی تمام شاخوں کو ایک سور نے توڑ دیا صرف ایک تنہ باقی تھا۔ اتنے میں ایک شیر آیا اور اس سور کو پکڑ کر ختم کر دیا۔ امام حمادؒ نے فرمایا میں حیران ہوں اس کی تعبیر کیا ہوگی۔ امام اعظم ابوحنیفہؒ نے عرض کیا اس کی تعبیر میں بیان کرتا ہوں وہ درخت آپ ہیں اس کی شاخیں آپ کے دوسرے شاگرد ہیں اور جو تنہ باقی ہے وہ میں ہوں اور سور سے مراد دہریہ ہے جس شیر نے سور کو مارا وہ بھی میں ہوں مجھے اجازت دیں میں بفضلہ تعالیٰ اس کو شکست دوں گا۔

امام حماد نے اپنے ... شاگرد [illegible]

مقرر پر اس جگہ پہنچے۔ امام ابوحنیفہؒ نے اس دہریے سے فرمایا کہ اب میں تمہارے ساتھ مناظرے کے لئے تیار ہوں دہریہ کہنے لگا تم تو عمر میں ہو میں نے بچپن والوں کو بھی شکست نہیں دیتا۔ امام صاحب نے فرمایا کوئی بات نہیں ہے اگر میں جواب نہ دے سکا تو میرے استاذ محترم جواب دیں گے دہریے نے کہا اچھا یہ تو بتاؤ دنیا کی ہر چیز کا خالق خدا ہے تو خدا سے پہلے کیا تھا۔ امام ابوحنیفہؒ نے فرمایا تم نے ریاضی تو پڑھی ہوگی دہریہ نے کہا ضرور پڑھی ہے۔ حضرت امام نے فرمایا کہ شروع کرو اور جو گنتی کا آخری عدد ہے اس تک گن لو۔ اس نے ایک سے شروع کی تو تک شمار کیا امام صاحب نے کہا اور بڑھ جاؤ اس نے کہا ہزار، ہزار۔ لاکھ۔ کروڑ۔ اب آگے کوئی انتہا نہیں ہے امام صاحب نے فرمایا اچھا ایک سے پیچھے جو کم عدد ہے اس طرف شمار کرو اس نے کہا ایک سے پہلے ایک ہی ہے اس سے کم عدد کوئی نہیں ہے امام صاحب نے فرمایا کہ جیسے ایک سے پہلے اور کم عدد کوئی نہیں اسی طرح خدا سے پہلے دنیا میں کچھ نہ تھا خدا ہی تھا۔

دہریہ نے دوسرا سوال کیا کہ بتائیں خدا کہاں ہے۔ اگر ہے تو نظر کیوں نہیں آتا۔ امام اعظم ابوحنیفہؒ نے ایک بالٹی دودھ کی منگائی اور فرمایا کہ یہ خالص دودھ ہے ذرا یہ بتائیں کہ اس دودھ میں مکھن موجود ہے کہ نہیں ہے دہریہ سوچ میں پڑ گیا کہ اس کا کیا جواب دوں اس میں مکھن تو موجود ہے لیکن نظر نہیں آتا۔ اور اگر کہوں کہ مکھن موجود نہیں تو حاضرین مجلس میری بات کو جھوٹ کہیں گے۔ بالآخر دہریہ نے کہا مکھن تو ہے لیکن نظر نہیں آتا امام صاحب نے فرمایا کہ اسی طرح خداوند قدوس بھی موجود ہیں لیکن نظر نہیں آتے۔

دہریہ نے کہا اچھا یہ بتلائیں کہ خدا کہاں کہاں موجود ہے اور کہاں موجود نہیں امام صاحب نے فرمایا کہ تمہارے بقول اس بالٹی میں مکھن تو موجود ہے لیکن نظر نہیں آتا۔ اب تم ہی بتلاؤ کہ اس بالٹی میں کس کس سمت میں مکھن موجود ہے اور کس کس سمت میں موجود نہیں ہے ذرا نشاندہی کر دو۔ دہریے نے کہا مکھن تو سارے دودھ میں موجود ہے وہ اس میں سمایا ہوا ہے میں کیسے بتلا سکتا ہوں حضرت امام نے فرمایا اسی طرح خدا تمام کائنات میں موجود ہے لیکن اس کا تعین مشکل ہے۔ اب دہریے نے

(باقی صفحہ ۲۹)

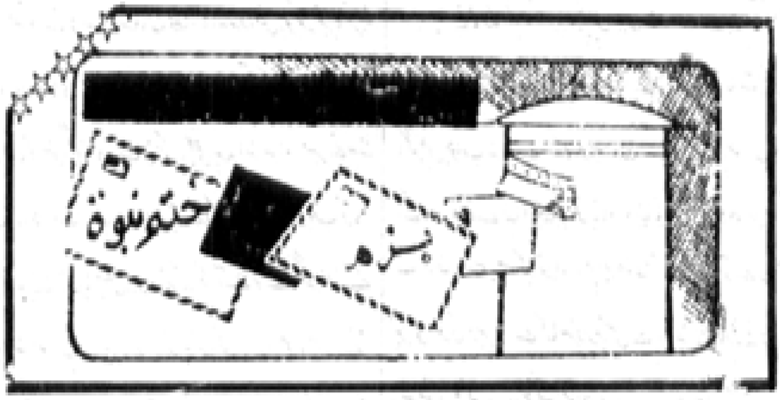

شناختی کارڈ اور قادیانی

ختم نبوت کا تازہ شمارہ آج موصول ہوا ہے۔ جی چاہتا ہے جس طرح ہر ہفتے پرچہ بروقت پہنچتا ہے اور ہر ہفتے اس میں ختم نبوت سے ایمان افروز خبریں اور اطلاعات ملتی ہیں آپ کو ہر اشاعت پر مبارک باد کا تار دیا کروں۔

عرض یہ ہے کہ قادیانی مسلمانوں جیسے نام اور ہمارے جیسا شناختی کارڈ استعمال کر کے جس طرح فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ غیر مسلم ہو کر بھی ناواقف مسلمانوں کے سامنے اپنے آپ کو مسلم ثابت کر رہے ہیں اس کا تقاضا ہے کہ حکومت پاکستان شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ بڑھائے اس میں کارڈ ہولڈر کا مذہب لکھا جائے اور ہر مذہب کے لیے الگ رنگ کا کارڈ جاری کیا جائے۔ اس طرح ان جعلی نبی کے جعلی امتیوں کی شناخت آسان ہو سکے گی۔ اور اللہ کا فضل ہے کہ علماء کرام کی تاریخ ساز کوششوں کے نتیجہ میں آج تقریباً ہر مسلمان کے ذہن میں یہ بات بیٹھ ہو چکی ہے کہ قادیانیت اور اسلام اسی طرح دو متضاد مذہب ہیں۔ جس طرح یہودیت اور اسلام۔ جب ان لوگوں کے کارڈ کا رنگ جدا ہوگا اور اس میں ان کا مذہب قادیانیت لکھا ہوگا تو ہر مسلمان ان شاء اللہ ان کے دھوکے سے بچ سکے گا بعض اوقات یہ دیکھ کر انتہائی دکھ ہوتا ہے اور غصہ سے خون کھول اٹھتا ہے کہ کوئی بھی حکومت مسلمانوں کے ان اہم ترین مطالبات پر سیدھی نیت سے غور نہیں کرتی ورنہ یہ کوئی بات نہیں کہ وہ لوگ جو پورے عالم اسلام اور تمام اقوام کی اپیلوں کے باوجود اپنے اختیارات استعمال کر کے ہمیشہ جیسے آمر کر غدار پر لٹکا سکتے ہیں اور کوئی طاقت ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی وہ قادیانیوں یا یہودیوں ہندوؤں کے شناختی کارڈ کا رنگ مسلمانوں کے کارڈ کے رنگ سے علیحدہ کر سکتے۔

(سید محمد یحییٰ ہمدانی قصور)

دل سے دعا نکلتی ہے

آپ کا جاری کردہ ختم نبوت رسالہ باقاعدگی سے مل رہا ہے اور فرصت کے وقت پڑھتا رہتا ہوں۔ ختم نبوت رسالہ پڑھنے سے دل میں خوشی کی لہر دوڑ آتی ہے اور دل سے دعا نکلتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اکابرین کی عمر دراز کرے۔ یہاں تک کہ قادیانی فتنہ کا دنیا سے ختم ہو جائے (آمین ثم آمین) نیز اللہ تعالیٰ ہمارے قائدین حضرت سید عطاء اللہ شاہ مرحوم حضرت مولانا محمد علی جالندھری ؒ و دیگر فوت شدگان بزرگوں کی قبروں کو منور کرے۔

(میاں عمران الحق و میاں عدنان احمد کھڑیانوالہ)

سرینام سے مجاہد ختم نبوت محمد جیاد کا مکتوب

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیریت ہوں گے آپ کی ارسال کردہ کتابیں مجھے تین روز پیشتر مل گئی ہیں مرزائیت کی حقیقت سے آگاہی حاصل ہوئی ان کتابوں کی بدولت میں نے ریڈیو پر اپنا پروگرام پیش کیا جو ہفتے میں دو دن چلتا ہے اور آدھے گھنٹہ کا ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ تقریباً ۸۰۰ افراد جو مرزائی تھے مرزائیت سے نکل چکے ہیں، کل ہی کی بات ہے تین افراد جو قادیانیت کا دم بھرتے تھے اب اسے ترک کر چکے ہیں اور ہماری یہاں کی تنظیم میں شامل ہو چکے ہیں۔

تحفظ ختم نبوت کا بے باک ترجمان "ختم نبوت" پڑھنے کے بعد دل سے دعا نکلتی ہے آپ سب کو ہزاروں مبارک باد۔ یہ رسالہ ختم نبوت کی روشنی اور نور ایمانی سے امت مسلمہ کے دلوں کو منور کر رہا ہے قادیانی فتنہ پوری ملت اسلامیہ کے لیے ایک امتحان ہے میں نے رسالہ دوستوں کو بھی پڑھایا اہل اسلام کے مردانہ واقعی پڑھ کر بے حد خوشی ہوئی ہے اور سچائی حاصل ہوئی۔ سچ کہتا ہوں رسالہ پڑھنے کے بعد دل کو سرور حاصل ہوتا ہے۔

میں ایک غریب مبلغ ہوں جھونپڑے میں گذر بسر کرتا ہوں میں نے دین کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کر دیا۔ اللہ نے مجھے دولت ایمان سے نوازا ہے میں آپ کو دعاؤں کے علاوہ اور کچھ نہیں دے سکتا۔ آپ سے اپیل ہے کہ آپ رسالہ بھیجتے رہیں اور گمراہوں کو راہ راست پر لانے کے لیے کتابوں اور لٹریچر سے ہماری امداد کرتے رہیں۔ ہمارے ملک سرینام میں یہودی عیسائی قادیانی ایسے نسخے تقسیم کر رہے ہیں جن میں قرآن کریم میں لفظی و معنوی تحریف کی گئی ہے ان حالات میں ہمارے مسلمان سخت پریشان ہیں پاکستانی بھائیوں سے قرآن پاک مترجم اور اسلامی کتب بھیجنے کی اپیل کرتا ہوں۔

(مبلغ محمد جیاد لوسن آف سرینام)

امراء ختم نبوت کی ارواح یقیناً آپ سے خوش ہوں گی

اسلام مسنون مزاج بعافیت ہوں گے گئی روز سے

آپ کے پرچہ ہفت روزہ ختم نبوت کی پسندیدگی کا خط لکھنے کا ارادہ تھا مگر میری روائتی سستی مانع ہے آج جب دفتر ختم نبوت حاضر ہوا تو جماعت کے اشاعتی کام کو دیکھ کر دل خوش ہوا اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے ترجمان ختم نبوت جس محنت سے شائع کیا جا رہا ہے یہ صرف آپ ہی کی ہمت اور خدا کی توفیق کا نتیجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ دن دگنی ترقی عطا فرمائے مرحوم امراء مجلس تحفظ ختم نبوت کی ارواح مقدسہ یقیناً آپ سے خوش ہوں گی اور روز محشر میں آپ کیلئے سفارش کریں گی۔ ان شاء اللہ۔

محمد عبد اللہ رحیم یار خاں
صدر مجلس تحفظ

دلی امنگوں کا ترجمان

ختم نبوت رسالہ جاری کرنے پر آپ حضرات کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔

ختم نبوت رسالہ سب مسلمانوں کی دلی امنگوں کا ترجمان ہے اللہ تعالیٰ نے جس اپنے بندے سے دین کا کام لینا ہوتا ہے اسے دین کے لئے چن لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی عمر دراز فرمائے اور ختم نبوت کو دن دگنی اور رات چوگنی ترقی بخشے آمین ثم آمین ہماری طرف سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو مبارکباد مرکز ختم نبوت میاں ارشاد احمد کھرڑیانوالہ فیصل آباد

نامہ نگاروں کا تقرر

مندرجہ ذیل مقامات پر ذیل کے حضرات کو نامہ نگار مقرر کیا گیا ہے۔

منڈی غلام علی۔ محمد اعجاز نوازی

رحیم یار خاں۔ حافظ محمد الیاس۔ فورٹ عباس بچہ

ڈیرہ۔ خلیل احمد۔ نعیروالی۔ محمد این نعیم

صادق آباد۔ گل محمد ظفر۔ کھوڑ کوٹ ضلع جھنگ حافظ غلام مصطفیٰ

نور حیران۔ خواجہ عبدالحمید بٹ۔ فیروزہ۔ رانا محمود الحسن تبسم

کنری۔ قمر تبسم۔ بہاولنگر حافظ نصراللہ خاں۔

انہوں نے بادشاہ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر حق کا اظہار کیا

اور پھر ناموس رسالت کیلئے یہ کہہ کر اپنی جان قربان کر دی

جان دی، دی ہوئی اسی کی تھی — حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

ابو احمد عطاء الرحمان بہاولپور

علماء حق کی تاریخ، پاک و ہند کی ایسی داستانوں سے بھری ہوئی ہے جنہوں نے وقت کے جابر و ظالم حکام کے دانتوں کو کھٹا کر دیا اور عالم اسلام میں بکھری ہوئی انہی داستانوں سے دو عجیب واقعے آپکی خدمت میں پیش کئے جا رہے ہیں۔ آپ پڑھیئے اور علماء حق کی کردار سے سبق حاصل کیجئے۔

پہلا واقعہ: ہندوستان میں محمد شاہ تغلق کو بھی دجال قادیانی کی طرح جھوٹی نبوت کا دورہ پڑا تھا اس حالت میں اس نے ایک بزرگ کو جن کا نام مولانا عماد غوری تھا، بلایا۔

اور اس سے اپنی نبوت کی تصدیق چاہی اور ان کے ساتھ اس موضوع پر مختصر سا مناظرہ بھی کیا اور بالکل ایسی ہی دلیل پیش کی جیسی مرزائی قادیانی اور اس کے ہم مذہب پیش کرتے آئے ہیں تغلق نے مولانا عماد غوری سے پوچھا کیا بارش خدا کی رحمت ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا پھر بادشاہ نے کہا کہ کیا آپ چاہتے ہیں کہ بارش بند ہو جائے اور خدا کی رحمت کا انقطاع ہو جائے۔ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں، تو بادشاہ نے کہا کہ نبوت بھی تو خدا کی رحمت ہے! اسے آپ کیوں ختم کرتے ہیں۔ اسے بھی جاری رہنا چاہیئے یہ سننا تھا کہ اس مرد حق آگاہ، سچے عاشق رسول اور ہندوستان میں مسئلہ ختم نبوت کا شہید اول اسلامی غیرت اور حمیت سے تڑپ اٹھا اور آگ بگولا ہو کر وقت کے سب سے جابر اور قاتل حکمران کو اس نے وہ لفظ کہا جو آج بھی بڑے سے بڑا نڈر کہیں چھوٹے سے چھوٹے حاکم کو کہنے کی جرات نہیں کر سکتا حضرت ملا عماد غوری نے غضب ناک ہو کر فرمایا کہ، او مخمور، ختم نبوت کے خلاف دلیل دیکھ کر ”کہا“ بھلا تغلق، جیسا وحشی اور ظالم اسکی تاب کہاں لا سکتا تھا اس نے فوراً جلاد کو حکم دیا کہ زبان گدی پر کٹ گئی ان کی زبان کھینچ دو چنانچہ ان کی زبان کھینچ دی گئی اور وہ شہید ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون

دوسرا واقعہ: دوسرا واقعہ بھی اس دور کے ایک اور بزرگ کا ہے اور اپنی شدت اور ندرت کے لحاظ سے پہلے سے بھی بڑھ کر اہم تاریخ ساز اور یادگار واقعہ ہے۔ نزہۃ الخواطر میں لکھا ہے کہ میرٹھ میں ایک بڑے بزرگ تھے جن کا نام نامی حضرت شیخ شہاب الدین بن فخر الدین زاہدی تھا اور ان کا لقب حق گو مشہور تھا تعلیم و تربیت عرصہ دراز تک اپنے والد ماجد کے زیر سایہ حاصل کی اپنے زمانے کے بڑے مشائخ میں شمار ہوتے تھے۔ میرٹھ سے دہلی گئے اور محمد شاہ تغلق سے رابطہ ہوا محمد تغلق نے حسب عادت وخبط ایک دن حضرت مولانا شہاب الدین حق گو میرٹھی کے سامنے بھی یہی بکواس دہرائی کہ ولایت کی طرح نبوت بھی بند نہیں ہوئی۔ تاریخ میں لکھا ہے کہ یہ سنتے ہی مولانا شہاب الدین کی آتش غیظ و غضب بھڑک اٹھی اور انہی اپنے پیرتا پیر اسلام اور ختم نبوت کی غیرت اور جوش ایمانی میں پاؤں سے جوتا اتارا اور تغلق کے منہ پر دے مارا اس پر تغلق بھی عین فطرت کے مطابق وحشی درندہ کی طرح غضب ناک ہو گیا اور اس نے سپاہیوں کو حکم دیا کہ اسکو قلعہ کی دیوار سے خندق میں گرا کر ہلاک کر دیا جائے چنانچہ گرا دیئے گئے اور خدا کی شان کہ پہلی دفعہ بچ گئے۔ پھر دوبارہ گرائے گئے وہ پھر بھی بچ گئے۔ حتیٰ کہ جب تیسری دفعہ گرائے گئے تو قضائے الٰہی سے وہ شہید ہو گئے۔ ان پر خدا کی بے شمار رحمت نازل ہو اور ہم گناہ گاروں کی بھی ان کے صدقہ بخشش ہو جائے۔ (از نزہۃ الخواطر)

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

ترتیب: مولانا منظور احمد الحسینی

مرتدوں کو مساجد سے نکالنے کا حکم

س اگر کوئی قادیانی، ہماری مساجد میں آکر الگ ایک کونے میں جماعت سے الگ نماز پڑھ لے کیا ہم اس کو اس کی اجازت دے سکتے ہیں کہ وہ ہماری مسجد میں اپنی مرضی سے نماز پڑھے۔

ج مرتدوں کو مساجد میں داخل ہونے کی اجازت نہیں بلکہ ان کو نکال دینے کا حکم ہے ان کو عام کفار پر قیاس نہیں کیا جاسکتا۔

س ہمارے علاقے میں ایک خاتون رہتی ہیں جو بچوں کو ناظرہ قرآن کی تعلیم دیتی ہیں۔ نیز محلہ کی مستورات تعویذ گنڈے، ورد اور دینی مسائل کے بارے میں موصوفہ سے رجوع کرتی ہیں لیکن باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ اس کا شوہر قادیانی ہے۔ موصوفہ سے دریافت کیا گیا تو اس نے یہ موقف اختیار کیا کہ اگر میرا شوہر قادیانی ہے تو کیا ہوا، میں تو مسلمان ہوں میرا عقیدہ میرے ساتھ اور اس کا اس کے ساتھ اس کے عقائد سے میری صحت پر کیا اثر پڑے؟ جناب آپ سے یہ دریافت کرنا مطلوب ہے کہ

۱۔ کسی مسلمان مرد یا عورت کا کسی قادیانی مذہب کے حامل افراد سے زن و شوہر کے تعلقات قائم رکھنا کیسا ہے؟

۲۔ اہل محلہ کی شرعی معاملات میں ان خاتون سے رجوع کرنا نیز معاشرتی تعلقات قائم رکھنے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

ج کسی مسلمان خاتون کا کسی غیر مسلم سے نکاح نہیں ہوسکتا نہ قادیانی سے، نہ کسی دوسرے غیر مسلم سے اور نہ کوئی مسلمان خاتون کسی قادیانی کے گھر رہ سکتی ہے نہ اس سے میاں بیوی کا تعلق رکھ سکتی ہے۔ یہ خاتون جس کا سوال میں ذکر کیا گیا ہے اگر اس کو یہ مسئلہ معلوم نہیں تو اس کو اس کا مسئلہ بتا دیا جائے مسئلہ معلوم ہونے کے بعد اسے چاہیے وہ قادیانی مرتد سے فوراً قطع تعلق کرلے اور اگر وہ مسئلہ معلوم ہونے کے بعد بھی بدستور قادیانی کے ساتھ رہتی ہے تو سمجھ لینا چاہیے کہ وہ درحقیقت خود بھی قادیانی ہے، محض بھولے بھالے مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے وہ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتی ہے، محلے کے مسلمانوں کو تاکید کی جائے کہ اس سے قطع تعلق کرلیں۔ اور اس سے بھی وہی سلوک کریں جو قادیانی مرتدوں سے کیا جاتا ہے۔ اس سے بچوں کو قرآن کریم پڑھوانا، تعویذ گنڈے لینا دینی مسائل میں اس سے رجوع کرنا اس سے معاشرتی تعلقات رکھنا حرام ہے۔

سائلہ بیگم تفضل حسین

س مغرب کی اذان سے پہلے سجدہ جائز ہے یا نہیں نفل نماز کی نیت باندھلی بعد میں لوگوں نے کہا کہ ابھی اذان نہیں ہوئی۔ ۵ منٹ بعد اذان ہوئی لیے مرتبہ پھر نماز کی نیت توڑ دیں یا نماز پوری ادا کریں۔

ج اگر سورج غروب ہوچکا ہو تو مغرب کی نماز سے پہلے سجدہ جائز ہے اور اگر غروب نہیں ہوا تو جائز نہیں۔ جب اذان میں پانچ منٹ باقی تھے تو نماز توڑ دینی چاہیے تھی۔

س صبح کے وقت اذان کی آوازیں ۵، ۵ منٹ کے وقفہ سے آتی رہتی ہیں مثلاً آج صبح ہی کا واقعہ ہے پونے پانچ بجے تھے ۲ نفل تہجد وضو شروع کئے ہی تھے کہ اذان کی آوازیں شروع ہوگئیں اور ۵ بجے تک جاری رہیں کہ میرے نفل ہوگئے یا نہیں۔

ج صبح صادق کتنے منٹ پر ہوتی ہے؟ اس کا وقت معلوم کرلیا جائے، صبح صادق کے بعد سوائے سنت فجر کے اور نفل نہ پڑھے جائیں، اذان کوئی پہلے کہتا ہے کوئی بعد میں۔

مسز مظہر۔ کراچی۔

س کیا خواتین لیٹی بیٹھی۔ آپ کی تحریر یا میری شوہر

(باقی صفحہ ۲۶ پر)

ایک عظیم کار خیر میں حصہ لیجئے

پسماندہ علاقہ شہر دریا خان ضلع بھکر میں ابتدائی مشہور دینی درس گاہ مدرسہ عربیہ جامعہ عثمانیہ میں ایک مسجد کی اشد ضرورت ہے لیکن مقامی طور پر اس کے اخراجات پورے نہیں ہوسکتے۔ لہٰذا تمام مسلمانوں سے عموماً اور مخیر حضرات سے خصوصاً اپیل ہے کہ اس عظیم کار خیر میں موقعہ پر جاکر اپنے دست مبارک سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیکر عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور ہوں۔

مسجد کا طول۔ ۶۰ فٹ۔ اور عرض ۴۰ فٹ۔ اور تخمینہ لاگت تقریباً ۲ لاکھ روپے ہوگا۔

رابطہ کے لئے

۱۔ مہتمم مدرسہ جامعہ عثمانیہ نزد نہر کالونی دریا خان ضلع بھکر، پنجاب۔

۲۔ مولانا قاری ضیاء الدین صاحب فاطمہ جناح کالونی مکان نمبر ۲۲ کراچی ۵

۳۔ نسیم احمد دوکان نمبر ۱۰ عالم کلاتھ مارکیٹ کھارادر کراچی۔

۴۔ مسجد کا اکاؤنٹ نمبر ۴۸۴۳ حبیب بنک دریا خان ضلع بھکر پنجاب۔

تراشے و اقتباسات

پاکستان میں عظیم تر پنجاب تحریک اور قادیانی ٹولہ

بھارت میں سکھوں کی حیثیت
پاکستانی مرزائیوں سے بھی
بدتر ہو گئی ہے!

اندیشہ ہے کہ سکھ فوجی اور خالصتانی گوریلے پاکستان میں سیاسی پناہ گزین نہ بن جائیں جیسا کہ خود بھارتی حکومت کی از حد خواہش اور کوشش بھی ہے کیونکہ صرف اسی طرح راجیو گاندھی حکومت معاہدہ شملہ ختم کرکے آزاد سندھو دیش، آزاد بلوچستان آزاد پختونستان اور عظیم تر آزاد پنجاب کی تحریکوں کو اعلانیہ تیز تر کر سکتی ہے سکھ گوریلوں کا تعاقب کرنے کے بہانے اسرائیل اور جنوبی افریقہ کی طرح بھارتی حکومت تعاقبی تعزیری اپریشن بھی شروع کر سکتی ہے اس سلسلے میں تمبر یا دسمبر کے مہینے تک پاک بھارت جنگ چھڑنے کے امکان کو بھی ہرگز مسترد نہیں کیا جا سکتا کیونکہ راجیو حکومت آزاد خالصتان کی تحریک کو از خود عظیم تر آزاد پنجاب کی تحریک میں بدلنے کی خاطر خاصی سرگرم ہے پاکستان میں آزاد خالصتانی سکھ لابی کے لئے کام کرنے والوں میں مرزائی، احمدی اور لاہوری قادیانی فرقے کے لوگ زیادہ سرگرم ہیں ایک قادیانی دانشور نے "امرتسر جل رہا تھا" کے زیر عنوان جو کتاب لکھی ہے اس کا دیباچہ ایک ایسے شخص نے تحریر کیا ہے جو تقسیم کے خلاف ہے اور آزاد خالستان کا حامی ہے اور امریکہ میں خالصتانی لابی کے ادیب کی حیثیت سے کام بھی کر چکا ہے کتاب کے دیباچے میں امرتسر کو بیت المقدس کا نام دیا گیا ہے اور لکھا گیا ہے کہ "امرتسر میرا بچھڑا ہوا یروشلم ہے اور میں اس کی دیوار گریہ ہوں" یعنی جس طرح اسرائیل کے یہودی بیت المقدس پر سلطنتِ داؤدی کا ستارہ داؤد چمکتا ہوا دیکھنے کے خواہاں ہیں اور دیوار گریہ کے پاس روتے ہیں اور اپنے گناہوں اور سابقہ غلطیوں پہ نادم ہوتے ہیں اسی طرح عظیم تر آزاد پنجاب کی تحریک کے حامیوں نے اینگلو امریکی بلاک کے حامی بن کر اب آزاد خالصتان کی تحریک سے جوڑ لیا ہے گذشتہ ۶ برسوں کے دوران، کینیڈا آسٹریلیا، ہالینڈ، برطانیہ اور امریکہ جانے والے پاکستانی دانشوروں کا اکثر بیشتر آزاد خالصتان کی حامی سکھ لابی کے ساتھ مل کر کام کر رہی ہے جن میں اکثریت پیپلز پارٹی والوں، احمدی قادیانی مرزائیوں یا ان کے ہمدردوں اور بعض چینی نواز کمیونسٹوں کی ہے پاکستان کے باہر تمام احمدی اور قادیانی دفاتر خالصتان کی آزاد حکومت یا عظیم تر پنجاب کی تحریک کے سفارت خانے اور سفارتی مشن کا خاموش کردار ادا کر رہے ہیں کہ آزاد خالصتان کے بارے نشر و اشاعت کا سارا کام مرزائیوں کے ہاتھ میں ہی ہے۔ ہانگ کانگ سے بھی آزاد سکھستان کے لئے سرمایہ براستہ کشمیر پہنچایا جا رہا ہے؟

بشکریہ چٹان لاہور

وزیر مذہبی امور کی ہدایت

وفاقی وزیر برائے مذہبی امور حاجی میر ترین نے ملک بھر کے ضلعی حکام کو ہدایت کی ہے کہ قادیانیوں کی عبادت گاہوں اور دکانوں سے کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات کے کتبے فوری طور پر ہٹا دیئے جائیں یہ احکامات انہوں نے مرکزی مجلس عمل کے مطالبے پر صادر کئے مجلس عمل کے وفد میں تمام مسلمان مکاتب فکر کے جید علماء شامل تھے

قادیانی عبادت گاہوں میں کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات کے کتبوں کا مسئلہ کئی ماہ سے ایک متنازعہ مسئلہ بنا ہوا ہے۔ حالانکہ قومی اسمبلی قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے چکی ہے اس فیصلے کا اطلاق قادیانیوں کے تمام گروہوں پر ہوتا ہے اس فیصلے کے بعد قادیانیوں کا تعلق اسلام اور اسلامی شعائر سے ختم ہو جانا چاہئے تھا لیکن قادیانی حضرات نے اس کے باوجود جو طرز عمل اختیار کیا اس سے علمائے کرام میں ایک اضطراب پیدا ہوا کہ جس میں خاص طور پر سرکاری حکام کو کسی متوقع تصادم کو روکنے کیلئے خصوصی انتظامات کرنے پڑے۔ اور دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی پر بعض قادیانیوں کو گرفتار بھی کیا گیا جنہیں اب رہا کر دیا گیا ہے۔

وفاقی وزیر مملکت نے ملک کے تمام سرکاری حکام کو جو ہدایت کی ہے وہ قادیانیوں کی عبادت گاہوں پر مسلمانوں کی عبادت گاہیں ہونے کے تاثر کو زائل کر دے گی یہ بات خود قادیانی حضرات کے سوچنے کی ہے کہ قومی اسمبلی کے فیصلے کے بعد انہیں اسلامی شعائر کو استعمال کرنے سے از خود باز آ جانا چاہئے تھا اس طرح ان کا الگ تشخص بھی قائم ہو جاتا۔ انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیکر حکومت نے ان کی جان و مال کے تحفظ کی خصوصی ذمہ داری قبول کر لی ہے انہیں اپنے جداگانہ تشخص کو قائم رکھنے کیلئے اپنے الگ مذہبی شعائر کا اہتمام کرنا چاہئے۔ ان کی موجودہ روش سے مسلمانوں کے ساتھ ان کے تصادم کا خدشہ پیدا ہوتا ہے اسے ٹالنا چاہئے اور ایک وطن دوست غیر مسلم اقلیت کا ثبوت دینے کیلئے انہیں انتظامیہ سے پورا تعاون کرتے ہوئے از خود اسلامی شعائر کے استعمال سے اجتناب کرنا چاہئے۔ وفاقی وزیر کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے تمام ضلعی حکام کو احسن طریقے سے یہ فریضہ انجام دینا چاہئے تاکہ ایک اقلیت کی دل شکنی بھی نہ ہو۔ اور اسلام نے غیر مسلموں سے حسن سلوک کا جو حکم دیا ہے اس کا عملی مظاہرہ بھی سامنے آئے۔ علمائے کرام کا فرض ہے کہ وہ کوئی ایسا اقدام نہ کریں جس سے اس حکم اور ہدایت کی تعمیل میں رکاوٹ پیدا ہو۔

جنگ لاہور

درونِ پردہ

کچھ اسلام اور اہلِ اسلام کے دفاع میں

محمد حنیف کے قلم سے

روزنامہ نوائے وقت کے کالم نگار جناب زاہد ملک نے روزنامہ نوائے وقت کی ایک گزشتہ اشاعت میں قادیانیوں کے دفاع میں قلم اٹھایا تھا انہوں نے لکھا تھا :۔

”پہلی صدی سے لیکر موجودہ زمانے اور پوری اسلامی امہ کے علمائے کرام اس عقیدے پر متفق ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی شخص نبی نہیں ہو سکتا اور یہ بھی کہ جو آپ کے بعد اس منصب کا دعویٰ کرے یا اس کو مانے کافر ہے اور خارج از ملت اسلام ہے“ اس کے بعد لکھا :۔

”میرے کالم کا موضوع یہ نہیں کہ ہر اس شخص کو جو رسول اکرمؐ کو آخری نبی نہیں مانتا اس کو دائرہ اسلام سے خارج کرنا جائز ہے یا نہیں .... میرے کالم کا موضوع یہ ہے کہ یہ جو شخص کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے تو کیا اسے پاکستان میں رہنے کا حق حاصل ہے یا نہیں ؟

بعد ازاں جناب زاہد ملک صاحب نے امت مسلمہ کے اس مطالبے پر کہ قادیانیوں کو مسلمانوں جیسے نام نہیں رکھنے چاہئیں حاشیہ آرائی کی ہے اور ساتھ ہی شیعہ سنی مسئلہ کو اٹھانے کی لائن بھی دی ہے۔

یہ بات تو زاہد ملک صاحب ہی جانتے ہوں گے کہ وہ کیا محرکات ہیں جنہوں نے ان کو قادیانیوں کے دفاع میں کالم لکھنے پر مجبور کیا یا ان کے قادیانیوں سے کیا تعلقات ہیں جن کی بنا پر وہ ان کی حمایت پر مجبور ہوئے۔ تاہم اس کالم کو پڑھنے کے بعد ہم نے یہ تاثر ضرور لیا ہے کہ جناب زاہد ملک صاحب قادیانیوں، عیسائیوں، یہودیوں اور ہندوؤں وغیرہ میں امتیاز نہیں کر سکے اور نہ ہی انہیں قادیانیوں کے بارے میں کچھ معلومات ہیں۔

عیسائی ہوں، یہودی ہوں یا ہندو ہوں ان میں سے کوئی بھی اپنے کو مسلمان نہیں کہلواتا جبکہ قادیانی شرعی نقطۂ نظر سے کافر تھے ہی، قانونی طور پر بھی کافر قرار پا چکے ہیں باوجود کافر ہونے کے وہ اب بھی یہی کہتے چلے آرہے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں۔ جو اسلام اور ملکی قانون دونوں کے ساتھ کھلا مذاق ہے بلکہ کھلی بغاوت ہے۔ علاوہ ازیں وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ ہم ختم نبوت کو مانتے ہیں لیکن ان کا ختم نبوت کا تصور بالکل انوکھا اور نرالا ہے۔ مثلاً وہ کہتے ہیں کہ ”محمد رسول اللہ“ سے مراد مرزا قادیانی ہے جس کی بنیاد مرزا قادیانی کی مندرجہ ذیل ”وحی“ یا ”الہام“ ہے۔

”محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم۔ اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔“

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۳ مطبوعہ ربوہ تیسرا ایڈیشن)

قادیانیوں نے اپنے اس عقیدے (کہ مرزا قادیانی ہی خود محمد ہے) کا اظہار یوں کیا ہے۔

”صدی چودھویں کا ہوا سر مبارک
کہ جس پر وہ بدر الدجیٰ بن کے آیا
محمد پئے چارہ سازی امت
ہے اب احمد مجتبیٰ بن کے آیا
حقیقت کھلی بعثِ ثانی کی ہم پر
کہ جب مصطفےٰ میرزا بن کے آیا

(اخبار الفضل قادیان ۲۸ مئی ۱۹۲۸ء)

”اے میرے پیارے مری جان رسول قدنی
تیرے صدقے تیرے قربان رسول قدنی
پہلی بعثت میں محمد ہے تو اب احمد ہے
تجھ پہ اترا ہے قرآن رسولِ قدنی

(اخبار الفضل قادیان ۱۷ اکتوبر ۱۹۲۲ء)

معاملہ یہیں ختم نہیں ہو جاتا بلکہ قادیانی اس سے بھی بڑھ کر اپنے جھوٹے اور کذاب نبی مرزا قادیانی کی ”وحی“ کے مطابق یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ مرزا قادیانی خدا کی راہوں میں ”آخری راہ“ اور خدا کے سب نوروں میں ”آخری نور“ ”خاتم الانبیاء“ بلکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ کر ہے۔ مرزا قادیانی کی وحی والہام کے چند نمونے ملاحظہ فرمائیں۔

مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا، میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے میرے بغیر سب تاریکی ہے۔“

(کشتی نوح صفحہ ۵۹ طبع اول قادیان ۱۹۰۲ء)

مرزا قادیانی اپنے خاتم الانبیاء ہونے کا یوں اظہار کرتا ہے :۔

”میں بار ہا بتلا چکا ہوں کہ میں بموجب آیت واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود قرار دیا ہے۔“

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۱۰)

اس سے بڑھ کر مرزائے قادیان یوں دعویٰ کرتا ہے :

”آسمان سے کئی تخت اترے مگر تیرا تخت سب سے اونچا (جس میں حضورؐ بھی شامل ہیں نعوذ باللہ) بچھایا گیا۔“

(الہام مرزا۔ تذکرہ طبع دوم صفحہ ۳۴۶)

اس سلسلہ میں ایک قادیانی شاعر نے مرزا قادیانی کے سامنے اس کی تعریف میں یوں قصیدہ خوانی کی :۔

”محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

(اخبار بدر قادیان ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء)

ان عقائد یا تصورات کو بار بار پڑھ جائیے فرق

صاف ظاہر ہے کہ اہل اسلام اپنے کلمے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں "محمدؐ" سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لیتے ہیں ان کے مرتبے اور مقام کو نہ پہلے کوئی پہنچا اور نہ آئندہ کوئی پہنچ سکتا ہے جبکہ قادیانی مذکورہ بالا شواہد کے مطابق محمد سے مراد مرزا قادیانی کو لیتے ہیں اور اسی کو خاتم الانبیاء خدا کی راہوں میں آخری راہ اور سب نوروں میں آخری نور سمجھتے ہیں جس کے یہ عقائد و نظریات ہوں اس کے ساتھ رواداری کا اظہار کرنا اور اس سے حسن سلوک کی تلقین کرنا نہ تو کسی مسلمان کو زیب دیتا ہے اور نہ ہی کسی مسلمان کے شایان ہے بغاوت خواہ کسی ملک کے ساتھ ہو یا دین و مذہب کے ساتھ بغاوت ہی کہلائے گی اور باغیوں کے ساتھ دنیا کے کسی قانون میں بھی رعایت نہیں برتی جاتی۔ یہ تو دین مذہب اور تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور نبوت کا مسئلہ ہے اگر راقم الحروف زاہد ملک صاحب کے کالم "بین السطور" کے نام سے کالم نگاری شروع کر دے اور ساتھ ہی زاہد ملک صاحب کا نام بھی استعمال کرنا شروع کر دے تو یقیناً اس کا زاہد ملک صاحب کو بہت زیادہ دکھ ہوگا اور وہ اپنے اسی کالم میں آسمان سر پر اٹھالیں گے کہ میرے کالم کا عنوان اور میرا نام فلاں صاحب اور فلاں اخبار یا رسالے نے چرا لیا ہے۔ قادیانی مرزا قادیانی کو محمد رسول اللہ کہتے ہیں، خدا کی راہوں میں آخری راہ اور اس کے سب نوروں میں آخری نور یعنی خاتم النبیین سمجھتے ہیں یہاں تک آنحضرتؐ سے بھی بلند تر درجہ دیتے ہیں تو کیا قادیانیوں کو اس کی اجازت دے دی جائے؟ جبکہ وہ کافر بھی قرار پا چکے ہیں یہی وہ چیز ہے جس کی وجہ سے اہل اسلام یہ مطالبہ کرنے پر مجبور ہوتے ہیں کہ قادیانیوں کے نام تبدیل کیے جاہییں تاکہ مسلمان اور کافروں میں تمیز ہو سکے۔

نوٹ:- اسی مضمون کے ساتھ ایک تصویر بھی ملاحظہ کیجیے

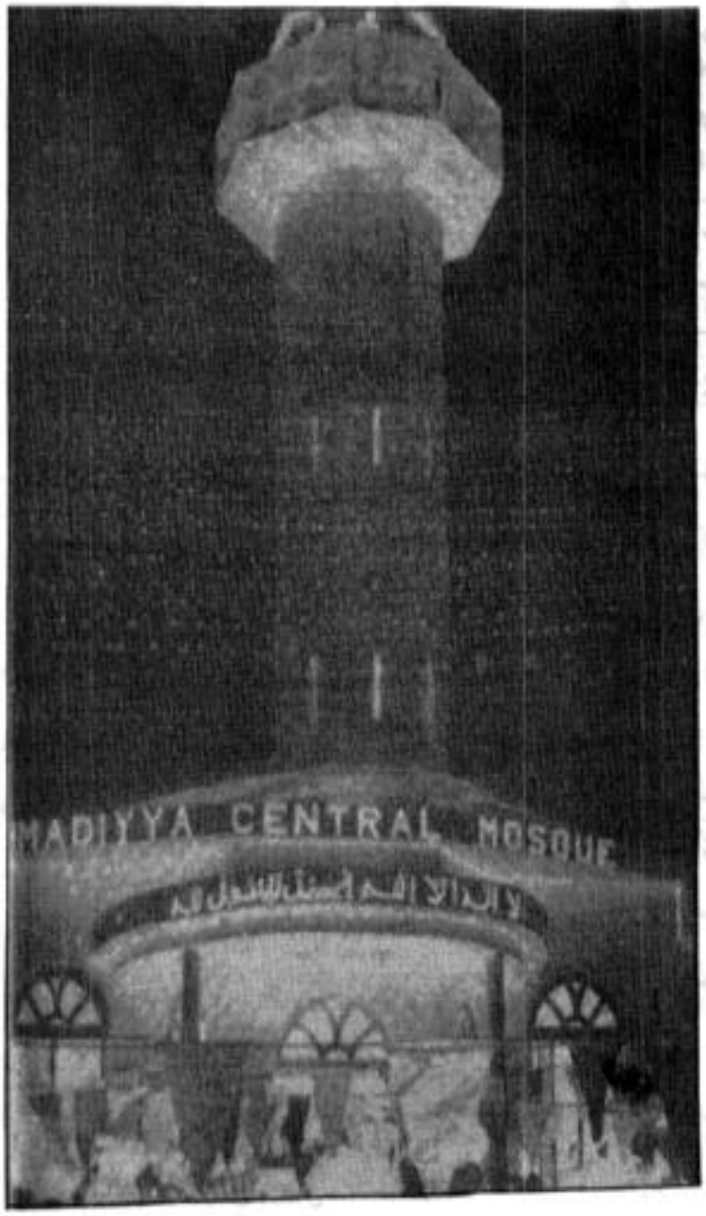

جس میں کلمہ میں بجائے محمد کے احمد لکھا گیا ہے۔ یہ تصویر ایک قادیانی مرزائی (معبد) کی ہے

مرزائیو۔ قادیانیو۔ ہم تمہاری موت ہیں

سرگودھا میں مرزائیوں کا تعاقب

سرگودھا (نمائندہ ختم نبوت) مرزائیوں۔ قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی غنڈہ گردی کو شاہینوں کے شہر سرگودھا میں اچھا خاصا محسوس کیا گیا ہے خصوصاً شبان ختم نبوت کے دو صد اراکین نے قادیانیوں کا سختی سے نوٹس لیا۔ اور تقریباً دو چند جلسوں کا انتظام کیا۔ پہلا جلسہ ۱۹ اپریل کو سرگودھا شربت والا مشہور چوک میں ہوا۔ جو ختم نبوت کانفرنس کے نام سے مشتہر کیا گیا تھا۔ مذہبی جلسوں کا سب سے زیادہ مجمع تھا۔ مولانا منظور احمد ایم پی اے چنیوٹ مولانا طارق صاحب فیصل آبادی۔ مولانا محمد اکرم طوفانی۔ مولانا ضیاء الحق صاحب بلاک (۳) مولانا محمد سعید صاحب اہلحدیث نے خطاب کیا اور قادیانیوں کو متنبہ کیا۔ کہ بیج لگا کر کلمہ طیبہ کے ساتھ منافقانہ رویہ ترک کر دو ورنہ ہم خود نوٹس لینے پر مجبور ہوں گے۔ دوسرا جلسہ ۲۷ اپریل کو ختم نبوت اکیڈمی کٹڑہ منڈی میں ہوا۔ جس سے مولانا قاری عبدالسلام صاحب حاصل پور اور خطیب پاکستان مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب نے قادیانیوں کو بڑے ہی دلنشگاف الفاظ میں متنبہ کیا شبان ختم نبوت نے اسقدر دباؤ ڈالا۔ کہ اب مرزائیوں نے کلمہ طیبہ کا بیج لگانا چھوڑ دیا ہے اور اب انشاء اللہ اگلا مرحلہ لکھے کلمہ طیبہ کو محفوظ کرنا ہے انشاء اللہ۔

کیا قادیانی جماعت دہشت گرد نہیں؟

واقعات و حقائق کے آئینے میں

خواجہ عبدالحمید بٹ آف قادیان لودھراں

مرزائی جماعت کا پس منظر! پردہ اٹھتا ہے۔

مولانا محمد اسلم قریشی کے اغواء کے بعد یہ بات کھل کر سامنے آگئی ہے کہ مرزائی جماعت کا خان لیاقت علی خان کے قتل میں خفیہ ہاتھ کام کرتا رہا۔ قادیانی جماعت مذہبی لباس کا لبادہ اوڑھ کر انگریزی دور میں "خود کاشتہ پودا" بن کر انگریزی حکومت کی بقاء کے لئے مسلمانوں کی جاسوسی کا کارنامہ سرانجام دیتی رہی اور حکومت انگریزی سے مختلف مفاد اٹھاتی رہی کہیں اقتدار کی صورت کہیں ملازمتوں سے مفاد، کہیں سرکاری ٹھیکیداری حاصل کر کے اقتصادی مفاد و لالچ حاصل کرتی رہی ہے اور اسلام و علمائے کرام کے خلاف پوری قوت سے کردار کشی کرتی رہی ہے اور قادیان کو سٹیٹ بنوانے کے لئے ہر حربہ استعمال کرتی رہی اور قادیان کو اپنا مرکز بنا کر کئی قسم کے پریس لگائے اور مختلف انجمنوں کی صورت میں اپنی تبلیغ کرتی رہی۔ اور مسلمان کے خلاف صف آرا رہی

انجمن اطفال احمدیہ

مثلاً ۱۸ سال سے کم عمر بچوں کی "انجمن اطفال احمدیہ"

خدام الاحمدیہ

۱۸ سال سے پچاس کی عمر تک مجلس خدام الاحمدیہ جس کا صدر آنجہانی مرزا ناصر خلیفہ ثالث پسر مرزا محمود خلیفہ دوم

مجلس حزب اللہ قادیان

پچاس سال سے زائد عمر والے قادیانی مرزائیوں کی انجمن مجلس حزب اللہ قادیان سیاسی نام پر مرکزی نیشنل لیگ قادیان جس کا صدر آنجہانی اسد اللہ خان بیرسٹر برادر ظفر اللہ خان بیرسٹر اور آنجہانی شیخ بشیر احمد ایڈووکیٹ مرزائی جس نے پنڈت جواہر لعل نہرو صدر کانگریس ہند کا لاہور میں احمدیہ کور اور مجلس خدام الاحمدیہ کے ذریعے استقبال کیا اور مسز لاڈو رانی زتشی۔ صدر پنجاب کانگریس کو قادیان بلا کر اس کا استقبال کیا اور شیخ محمد سیال عرف فتو سیال کی صدارت میں جلسہ کروایا، اور مسلم لیگ و قائد اعظم کے خلاف شدید الزامات و بے ہودہ بہتان لگائے اور مرزا غلام احمد کی سنت پر عمل کرتے ہوئے ہرزہ سرائی کی۔

دراصل قادیانی جماعت شروع ہی سے تشدد پسند رہی ہے۔ اور اس سلسلہ میں قادیانی عورتوں کو بھی منظم کیا اور قادیانی نوجوان عورتوں کو ہر قسم کے سیاسی گر سکھا کر مسلمانوں کے گھروں میں جبراً داخل کر کے ان کو مرزائیت کی تلقین کرتی رہی اس تنظیم کا نام "لجنہ اماء اللہ قادیان" رکھا اور اس انجمن کی صدر مرزا محمود خلیفہ قادیان کی بیوی تھی۔ اس کا اخبار ہفتہ وار "مصباح" جاری کیا پھر مخلوط مردوں اور عورتوں کی انجمن کی تنظیم کی۔ طلباء کی احمدیہ سٹوڈنٹ فیڈریشن، مردوں کے لئے اخبار ہفت روزہ "الحکم قادیان" ہفت روزہ "فاروق" ہفت روزہ "بدر" روزنامہ "الفضل" عرف الدجل قادیان" انگریزی میں ریویو آف ریلیجنز "REVENE OF RELIGIONS" اور ریویو آف ریلیجنز اردو ایڈیشن الگ جاری کیا۔ اللہ بخش سٹیم پریس، فضل اللہ پریس ہفت روزہ تحریک جدید وغیرہ وغیرہ کے ذریعہ انگریز کی خدمات اور مسلمانوں میں بھرپور

جاری رکھا اور قادیان کے مسلمانوں کو وہاں جلسہ تک کرنے کی اجازت نہ دی۔ انگریزی حکومت فوراً دفعہ ۱۴۴ سی۔ پی۔ سی نافذ کر کے علمائے کرام کا داخلہ بند کر دیتی جہاں مرزائیوں کو ہر وقت اور ہر قسم کے جلسے جلوس کی عام اجازت تھی۔ جلسے جلوس کے نعرے "کرشن قادیانی کی جے"۔

قادیان کے مسلمان قادیانی تنظیم کا مقابلہ نہ کر سکتے تھے۔ کیونکہ حکومت مسلمانوں کو دبا دیتی تھی۔

پہلا اسلامی جلسہ

۱۹۲۶ء میں قادیان کی انجمن اسلامیہ کے نام پر انجمن قائم کر کے جلسہ کرنا چاہا تو انگریز ڈپٹی کمشنر نے پہلے تو جلسہ کرنے کی اجازت دے دی مگر بعد میں پھر حکم جاری کر دیا کہ بوجہ ناخوشی احمدیہ مسلمانوں کو اجازت جلسہ نہیں دی جائے گی۔ مختلف علمائے کرام نے اپنے علاقہ میں جلسہ کیا لیکن مرزائیوں نے اس جلسہ کے خلاف ہر قسم کی دہشت گردی کی اور لٹھ بند اور رائفل بند قادیانی آگئے اور جلسہ درہم برہم کرنے کی پوری کوشش کی مگر سکھ تھانیدار اور چند دیگر نے جلسہ کو حفاظت میں لے لیا اور مرزائیوں کی سازش ناکام کی۔

دوسرا جلسہ ۱۹۲۹ء

انجمن اسلامیہ نے دوسرا جلسہ ۱۹۲۹ء میں کیا جس میں مولانا ثناء اللہ امرتسری صاحب اور دیگر علمائے کرام اہلسنت نے منظم طور پر اشاعت اسلام کی تبلیغ کی۔

مولانا ثناء اللہ صاحب دوپہر کو تقریر کر کے چلے گئے اور مباہلہ کے واقعات سنائے رات کو قادیانی والنٹیروں نے

جلسہ کے سائبانوں کی کنابیں کاٹ دیں اور گیس توڑ ڈالے علاوہ
کرم پر حملہ کیا مولوی میر محمد ابراہیم بقاپوری اور دیگر علما کو شدید زخمی
کیا۔ مقدمہ چلا آخر چند قادیانی حملہ آوروں کو سزائیں ہوئی۔

قادیانی تنظیم

مسلمانوں کے جلسے کو روکنے کے لئے مقامی جنرل پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ الگ کور تھی اور بیرونی دیہات یا شہروں میں جانے کے لئے الگ کور تھی جس کا سپہ سالار محمد حیات سرسہ فروش "مسجد اقصیٰ" تھا۔ یہ تنظیم ہر صبح پریڈ کرتی نعرے بازی کرتی اس کے پریڈ کے مختلف کوڈ الفاظ تھے۔ اس کور کے پاس ربڑ کی غلیلیں، چھروں کی بندوقیں اور کلہاڑیاں، بلم وغیرہ ہوتے تھے۔ مرزا محمود کا باڈی گارڈ دستہ الگ تھا جس کا نام "محکمہ کار خاص" تھا اس کا انچارج مرزا شریف احمد برادر مرزا محمود خلیفہ قادیان تھا۔ جو عام شہر میں جاسوسی کی جڑ لاتا ناظر امور عامہ ہے۔ مرزا محمود خلیفہ قادیان کا سالا جس کو سالار جنگ کہتے ہیں ولی اللہ شاہ تھا وزیر داخلہ قادیانی سٹیٹ وہ انگریزی حکومت کے آفیسروں سے میل ملاقات جھوٹی رپورٹیں دے کر مسلمانوں ـــــ کو دبا رکھنا اسکا وظیفہ تھا۔

ناظر ضیافت سلسلہ احمدیہ قادیان مرزا محمود خلیفہ قادیان کا ماموں میر محمد اسحاق تھا۔

آفیسر ڈیوٹی دعوتیں کرنا، بڑے آفیسروں کے لئے الگ مہمان خانہ سنوار رکھا تھا۔

مڈل کلاس ملازمین کے لئے ایک الگ مہمان خانہ تھا بڑے بڑے آفیسروں کو مرغ، بٹیر، تلیر، تیتر، ہرن کا گوشت پلاؤ بریانی نفیس ماکولات و مشروبات تھا۔

مڈل کلاس کے لئے بیل بھینس کا گوشت اور روٹی گرفتہ کدو، گوشت شلجم وغیرہ موٹے جھوٹے کے لئے چاول پکتے تھے۔

جمعہ کا آٹا

مگر اس کے ساتھ ہی یتیم بچوں مرزائیوں کا بہشتی مقبرہ کے قریب محلہ موسوم دار الضعفاء تھا۔ جس میں یتیم مرزائی لڑکے رکھے جاتے تھے ان کو دیہات میں بھیجا جاتا اور دیہات سے جمعہ کا آٹا، مانگ مانگ کر لاتے اور اپنا پیٹ بھرتے۔

تائبین کا حشر

غالباً ۱۹۲۸ء میں اخبار الفضل کے ایڈیٹر محفوظ الحق علمی اور نائب ایڈیٹر میر محمد شہاب اور ماسٹر اللہ دتہ مبلغ جماعت قادیانی تائب ہوئے ان کا قادیان میں رہنا محال کر دیا گیا اور ان کا بائیکاٹ۔ ان پر حملے ان کی آبرو برباد کر دی گئی تو ان کو قادیان سے نکال دیا گیا اور وہ مباہلہ ایرانی نبی پر ایمان لا کر بہائی ہو گئے۔

مستری عبدالکریم مباہلہ فضل کریم محمد زاہد کے تائب ہونے پر عتاب

اسی طرح غالباً ۲۱-۱۹۲۰ء میں مستری عبدالکریم مبلغ (جو بعد میں تائب ہو کر مولانا عبدالکریم مباہلہ کے نام پر مشہور ہوئے) اور مستری فضل کریم و محمد زاہد قادیانیت سے تائب ہوئے تو ان کو اور ان کے بال بچوں کو زندہ جلانے کا پروگرام بنایا گیا۔ مغرب سے کچھ پہلے ان کو ایک عورت نے اطلاع دے دی۔ تو وہ برقعہ پہن کر کان سے بال بچوں کو لے کر اپنے مکان سے نکل آئے۔ اور آدھی رات کو ان کے مکان واقعہ نزد پل بہشتی مقبرہ کو آگ لگا دی گئی۔ اور سارا مکان مع کریاں کو ڈھیر ہو گیا صبح کو مرزائیوں نے یہ خود ہی پروپیگنڈہ شروع کر دیا کہ مستریوں نے اپنے مکان کو خود آگ لگا دی۔ مستری فضل کریم عبدالکریم، محمد زاہد امرتسر میں جا کر پناہ گزین ہوئے خلیفہ محمود نے ان کے خلاف اشتعال انگیز تقریریں کیں اور عبدالکریم مباہلہ پر حکومت انگریزی نے مقدمہ زیر دفعہ 153 الف بنا دیا جو ضلع گورداسپور میں زیر سماعت رہا ـ اور وہ امرتسر سے بس کے ذریعے گورداسپور پیشی کے لئے آنے جانے لگا۔

عبدالکریم مباہلہ کے قتل کا منصوبہ

اس پر بھی مرزا محمود خلیفہ جماعت قادیانی کا غصہ ذرہ نہ ہوا تو اس کے قتل کا منصوبہ بنایا گیا محمد امین خان پٹھان مبلغ بخارا و روس جو مرزائیوں کا ہیرو تھا۔ اس کے ذریعے نوشہرہ سے قاضی محمد علی مرزائی کو بلایا گیا۔ کہ وہ بس میں مولوی عبدالکریم مباہلہ کو قتل کر دے۔ محمد امین خان مبلغ کو روپیہ دیا گیا کہ وہ کرایہ پر قاتل کو لائے اور رقم دے دے۔

قادیانی والنٹیر

امرتسر میں قادیانی والنٹیر کو عبدالکریم مباہلہ کی نگرانی پر متعین کیا گیا۔ قادیانی والنٹیر عبدالکریم مباہلہ کو جا کر بتاتا تھا جس دن عبدالکریم مباہلہ بس میں سوار ہوا وہ والنٹیر بھی چپ کر کے بس میں سوار ہو گیا۔ بس بٹالہ آکر ٹھہری تو قاضی محمد علی نوشہروی بھی اسی بس میں سوار ہوا تھا۔ قادیانی والنٹیر نے قاضی محمد علی قادیانی نے عبدالکریم کی طرف اشارہ کیا بٹالہ سے عبدالکریم مباہلہ کا خاص چوہدری محمد حسین مالک زنیلدار بھی سوار ہوا تھا دونوں عبدالکریم اور محمد حسین اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے۔ بٹالہ سے چند میل آگے بس چلتی جا رہی تھی کہ قاضی محمد علی مرزائی کرایہ کے قاتل نے تیز چھرا نکالا اور وار کیا۔ قاضی محمد علی قاتل کو غلطی لگی وہ محمد حسین چوہدری کو ہی عبدالکریم سمجھا تھا تا قاتلانہ وار محمد حسین پر کر دیا اور چوہدری محمد حسین بس میں ہی شہید ہو گیا اور قدرت نے عبدالکریم مباہلہ کو بچا لیا۔

قاتل کی گرفتاری

قادیانی قاتل محمد علی پکڑا گیا۔ اس کا چالان پی پی سی ۳۰۲/ میں ہوا۔ مقدمہ چلا۔ قاتل کی پیروی مرزا عبدالحق مرزائی ایڈوکیٹ گورداسپور نے کی۔ چوہدری ظفراللہ خان عرف ظفرو چوہدری بیرسٹر نے پیروی کی۔ ان کی امداد کے لئے مرزائی وکلاء فضل الدین وکیل قادیان، مرزا محمد احمد وکیل گورداسپور، ارشد علی وکیل مرزائی نے کی قاتل کو پھانسی کی سزا ہوئی ہائی کورٹ لاہور سے قاتل کی اپیل خارج ہوئی لاہور ہائی کورٹ میں شیخ بشیر احمد ایڈوکیٹ لاہور مرزائی وکیل نے پیروی کی اپیل خارج ہوئی۔ پھر پریوی کونسل لندن میں کی گئی وہاں سے بھی اپیل خارج ہوئی اس

مقدمہ میں چوہدری ظفر اللہ عرف ظفرو مرزائی نے پوری جنگ و دو کی مگر قاتل خدائی عذاب سے نہ بچ سکا۔

قاضی محمد علی مرزائی کی لاش قادیان لائی گئی اس کی لاش کا جلوس نکالا گیا۔ اور "شہید احمدیت" زندہ باد کے نعرے لگائے گئے۔ خلیفہ قادیان مرزا محمود نے اس کا جنازہ پڑھا اس کی نعش کو کندھا دیا گیا۔ اور بہشتی مقبرہ میں اس کو دفن کیا گیا اس کی عزت و تکریم کی گئی۔ مرزا محمود کے مہمان خانہ میں اس کے اعزاز میں مشاعرہ کیا گیا قاضی محمد علی نوشہروی کی خدمات کو بیان کیا گیا

صدر مشاعرہ قاضی محمد اکمل ایڈیٹر الفضل عرف الدجال قادیان نے مشاعرہ میں مرزائی شاعر رحمت اللہ شاکر، منظور احمد بھیروی، حافظ سلیم اٹاوی، ابراہیم عاجز، اشکی، روشن دین تنویر وغیرہ وغیرہ شاعران احمدیت نے نظمیں پڑھیں۔

حافظ سلیم اٹاوی کی نظم کا ایک شعر ملاحظہ ہو

ے بچے آکر سب سے آگے بڑھ گیا
مثل عیسیٰ آسمان پر چڑھ گیا

ان تمام نظموں کا مجموعہ "گلدستہ احمدیت" کے نام پر سیکرٹری احمدیہ بکڈپو تالیف قادیانی نے شائع کیا جب خلیفہ قادیان نے یہ "گلدستہ احمدیت" پڑھا وہ بڑا کایاں شخص تھا۔ اس نے فوراً اس پمفلٹ کو ضبط کرنے کا حکم دیا کیونکہ اس سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر جانا ثابت ہوتا تھا۔ جو قادیانیت کے دعویٰ مسیح موعود پر ضرب کاری تھا قادیانیت کا تانا بانا ختم ہوتا تھا۔

ہائے اس زود پشیماں کا پشیماں ہونا   غالب

مرزائی مبلغ محمد امین مبلغ بخارا کا قتل قدرت کا انتقام

اللہ تعالیٰ کی پکڑ بڑی سخت ہوتی ہے اور اسی کا انتقام دیرگیر و سخت گیر ہوتا ہے۔ محمد امین خان مبلغ بخارا جس نے قاتل محمد علی کرایہ کا قاتل فراہم کیا تھا کچھ رقم محمد امین خان کو پیشگی فراہم کی گئی تھی کروہ قاضی محمد علی مرزائی قاتل کو پیشگی دیجیے اور کچھ رقم بقایا رکھ لی گئی۔ اس رقم اور سازش، منصوبہ قتل کا انچارج فتح محمد سیال ایم اے عرف فتو سیال ناظر اعلیٰ قادیان (جس کو وزیر اعلیٰ کہتے تھے) تھا ایک دن محمد امین خان مبلغ بخارا فتح محمد سیال عرف فتو سیال ناظر اعلیٰ سلسلہ احمدیہ قادیان سے بقایا رقم لینے گیا۔ تو فتح محمد نے اس کو ٹال دیا کہ میری کوٹھی پر رات آؤ دفتر میں آؤ۔ محمد امین خان پٹھان تھا اور پھر مبلغ سلسلہ کا مبلغ روس اور بخارا تھا۔ وہ اپنے آپ کو مرزا محمود خلیفہ کا دایاں بازو سمجھتا تھا۔ اسنے کہا کہ دفتر محاسب سے رقم نکلوا کر کوٹھی پر لے آنا میں دفتر میں رقم طلب نہیں کرسکتا۔ اس طرح راز فاش ہوجائے گا اور بات نکل جائے گی۔ اور تبلیغ احمدیت اور جماعت بدنام ہوجائے گی اور مذہبی فرقہ ہونے کا نقاب اتر جائے گا۔ اس دن تو محمد امین خان چلا گیا۔ دوسرے چوتھے روز پھر فتح محمد سیال کی کوٹھی واقع دارالانوار موضع بھینی بانگر پہ گیا اور رقم کا تقاضا کیا۔ فتح محمد سیال آخر ناظر اعلیٰ تھا۔ اسنے اپنے چوکیداروں اور کارندوں کو بلایا باتوں باتوں میں بات بڑھ گئی۔ محمد امین خان سختی سے رقم کا تقاضا کر رہا تھا۔ فتح محمد سیال نے اٹھ کر حملہ کیا۔ اور اپنے چوب داروں کو حکم دیا کہ اس کو ٹھکانے لگادو چوب داروں نے لاٹھیوں اور کلہاڑیوں سے وار کئے فتح محمد سیال عرف فتو کی کلہاڑی سے محمد امین قتل ہوگیا مگر گواہ عام تھی لوگوں نے دیکھا کہ محمد امین خان مبلغ بخارا و روس قتل ہوگیا مگر تھانہ میں کون جائے اور قتل کا گواہ کون بنے تھانہ چوکی پولیس نے پرچہ درج نہ کیا اور لاوارث لاش لکھ کر اپنا انعام و اکرام حاصل کیا۔

(اس قتل کا ذکر مقدمہ سرکار بنام سید عطاء اللہ شاہ بخاری زیر دفعہ 153A تقریر احرار تبلیغ کانفرنس قادیان منعقدہ اکتوبر ۱۹۳۴ء فیصلہ مسٹر جی ڈی کھوسلہ سیشن جج گورداسپور میں موجود ہے جو فیصلہ پڑھنے کے قابل ہے)

اس سے کچھ عرصہ پہلے مرزائیوں نے جمع ہو کر غریب شاہ احرار رضا کار پر قاتلانہ حملہ کیا تھا۔

فخر الدین ملتانی کا قتل

قادیانی جماعت قادیان کے احمدیہ چوک پر فخر الدین ملتانی، موسوم احمدیہ کتاب گھر قادیان کا مالک تھا۔ جو قادیانی کا مذہبی لٹریچر شائع کیا کرتا تھا اور وہ شیخ عبدالرحمٰن مصری احمدیہ سکول کا ہیڈ ماسٹر قائم مقام خلیفہ قادیان ممبر ٹاؤن کمیٹی قادیان کا تبلیغی دست راست تھا۔ اور حکیم عبدالعزیز علاقہ مبلغ بھی ایک دوسرے سے واسطہ رکھتے تھے۔ بعض اندرونی باتوں پر ہر سہ کا مرزا محمود خلیفہ قادیانی سے اختلاف ہوا اور فریقین کی پوسٹر بازی ہوئی۔ خلیفہ محمود نے ان کے خلاف جمعہ کے خطبوں میں تقریریں شروع کر دیں۔ اور ان کے خاندانوں پر ذاتی حملے کئے۔ جس کی بناء پر ان تینوں نے قادیانی جماعت سے علیحدگی کا اعلان کر دیا

انجمن انصاریہ احمدیہ کا قیام

مرزا محمود خلیفہ قادیان نے شیخ عبدالرحمٰن مصری کو ہیڈ ماسٹری احمدیہ سکول سے علیحدہ کر دیا اور شیخ عبدالرحمان مصری فخر الدین ملتانی، حکیم عبدالعزیز کا بائیکاٹ اور مقاطعہ کا اعلان کر دیا احمدیہ کور اور مجلس خدام الاحمدیہ کے رضا کار، شیخ مصری کی کوٹھی کے گرد پہرہ داری کرنے لگے یعنی پکٹنگ کرنے لگے تاکہ پتہ چلے کہ قادیانی مرزا محمود سے معافی مانگے مگر جب اس نے خلیفہ کے آگے جھکنے سے انکار کر دیا تو ان کے قتل کا منصوبہ بنایا گیا اور ناصر احمد صدر مجلس خدام الاحمدیہ اور عبدالعزیز بھامڑی، انچارج کارخاص، شیر ولوہار، محمد حیات سرمہ فروش انچارج احمدیہ کور اور عزیز قلعی گر جو عام طور پر شراب پیتا تھا لال دین موچی، نذیر محمد مولوی فاضل نذر محمد مولوی فاضل وغیرہ وغیرہ گروہ اور تحریک جدید قادیان کے چند تربیت یافتہ طلباء کے سپرد یہ کام کیا گیا۔ انجمن انصار احمدیہ کے ہر سہ ممبران کو بروقت اس منصوبہ و سازش کا پتہ چل گیا۔ شیخ مصری نے بذریعہ تار مولانا عنایت اللہ چشتی امیر شعبہ تبلیغ کے پاس انسانیت کے نام پیغام بھیجا کہ اس کی جان اور اس کے خاندان کی عزت و آبرو خطرہ میں ہے۔ محض للہ اس کی جان بچائی جائے۔ مولانا عنایت اللہ چشتی نے حافظ محمد خان کی سرکردگی میں بارہ رضا کار اس کی کوٹھی پر حفاظت کے لئے بھیج دیئے اور پولیس چوکی میں اطلاع کر دی

دی اور پرتاب سنگھ کو بھی اطلاع دے دی جس کا کنواں ورتیہ شیخ عبدالرحمن مصری کی کوٹھی کے ملحق تھا۔ پرتاب سنگھ اور اس کے ہمراہی دو سکھ نوجوان ساری رات جاگتے رہے تاکہ کوئی حملہ کوٹھی پر نہ ہو جائے مرزائی رضاکار مسلح تلواریں لے کر آ گئے جب مجلس احرار کے سرخپوش نوجوانوں کو پہرہ دیتے دیکھا اور سکھوں کو دیکھا تو کچھ دیر ٹھہر کر واپس چلے گئے اور یہ منصوبہ قتل کامیاب نہ ہو سکا صبح شیخ مصری کی کوٹھی

پولیس کی ایک گارد بمع اسسٹنٹ سب انسپکٹر پہنچے، شیخ نے اپنا کچھ سامان نکالا اور تانگوں پر سامان لاد کر بال بچوں کو چند دنوں کے محلہ میں سکھوں کے مکان میں پناہ لے لی اور کوٹھی کو تالا لگا دیا باقی جو سامان کوٹھی میں تھا وہیں رہنے دیا۔ اور جان بچالی مگر فخرالدین کا مکان بھی غیر محفوظ تھا

فخرالدین پر اور حکیم عبدالعزیز پر قاتلانہ حملہ

فخرالدین ملتانی اور حکیم عبدالعزیز دونوں پولیس چوکی میں اطلاع دینے گئے کہ ان کی اور ان کے خاندانوں کی جان و مال عزت و آبرو خطرے میں ہے۔ جب یہ دونوں چھلہ بازار سے گزر رہے تھے چند مرزائیوں نے ان کو گھیر لیا جو پہلے ہی تاک لگائے بیٹھے تھے۔ عزیز قلعی گر نے بڑھ کر چھری سے وار کیا اور فخرالدین کے پیٹ میں گھونپ دی وہ گر گیا۔ اور حکیم عبدالعزیز کی گردن پر چھری سے وار کیا کندھے پر زخم کاری لگا۔

فخرالدین کثرت خون بہہ جانے کی وجہ سے وہیں ختم ہو گیا اور حکیم عبدالعزیز کاری زخم سے شدید زخمی ہوا مرزائیوں نے بازاروں میں جھوٹا شور مچایا کہ فخرالدین اور حکیم عبدالعزیز نے عزیز قلعی گر پر حملہ کر دیا ہے۔ قریب کے سکھ اور مسلمان دکاندار موقع پر پہنچ گئے اور حکیم عبدالعزیز کو بچا کر مرہم پٹی کروانے لگے قاتل عزیز قلعی گر مرزائی پکڑا گیا اور پولیس نے اس کا چالان زیر دفعہ ۳۰۲/P.P.C اس پر کیس چلا پھانسی کی سزا ہوئی ہائی کورٹ نے اپیل نامنظور کر دی اور وہ پھانسی دیا گیا۔ وہ بھی "شہید احمدیت" قرار دیا گیا (اس جماعت کے جھوٹ کا پول) قادیانی جماعت کا پروپیگنڈہ بڑا مضبوط تھا۔ جھوٹ کو سچ بنا دینا ان کے بائیں ہاتھ کا کرتب تھا۔ ریاست کی شکل میں مرزا محمود کی حکومت تھی اور پولیس و حکام ضلع بھی ان سے مرعوب ہو جاتے پولیس ان کا تھا۔ واقعات کو توڑ مروڑ کر پیش کرنے کے ماہر تھے۔ اپنی جماعت کی خاطر جھوٹ بولنے کو ثواب سمجھتے تھے۔ جو انہوں نے غلام احمد دجال سے سیکھا تھا۔

مسلمانوں کی عیدگاہ پر حملہ

غالباً ۲۸۔ ۱۹۲۷ء کا واقعہ ہے کہ مسلمانوں کی عیدگاہ میں بوقت عید ارد گرد کے دیہات سے مسلمان عید پڑھنے آ جاتے تھے یہ قادیانی خلیفہ کو ناگوار تھا۔ اس نے عید کے روز مسلمانوں پر مسلح قادیانی رضاکاروں کو اور عام مرزائیوں کو وہاں بھیج دیا کہ مسلمانوں کو عیدگاہ میں عید پڑھنے سے روک دیں اور خود تمام مرزائیوں کو بھیج دیا کہ وہ عید وہاں پڑھیں اس پر مسلمانوں نے عیدگاہ خالی کرنے سے انکار کر دیا مرزائی مسلح افراد کی رہنمائی عبدالرحمن جٹ جنرل پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ قادیان کر رہا تھا۔ مسلمان خالی ہاتھ صرف عید پڑھنے گئے تھے ان کو یکدم حملہ کا وہم و گمان بھی نہ تھا۔ حملہ میں غریب مسلمانوں کو ضربات لگیں مرزائیوں کا دفعات ۳۲۴/۳۲۵ ۱۴۸/۱۴۹ میں چالان ہوا۔ عبدالرحمن الرحمان جنرل پریذیڈنٹ احمدیہ انجمن اور کچھ دیگر مرزائی حملہ آوروں کو سزا ہوئی تھیں ایک مضروب شیخ چراغ دین۔ شدید ضربوں سے چند دنوں بعد مر گیا۔ مرزائیوں نے عیدگاہ پر قبضہ کے ساتھ ساتھ قبرستان پر بھی قبضہ کرنا چاہا شیخ چراغ دین کی نعش بٹالہ میں جو قادیان سے بارہ میل دور تھا لے گئے اور جا کر مسٹر کشن چند ماتھر ریذیڈنٹ مجسٹریٹ بٹالہ کی کچہری میں رکھ دی اور فریاد کی ان کے قبرستان پر مرزائیوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ بٹالہ سے گارد پولیس بھیجی گئی کہ متوفی کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔ اور شیخ چراغ دین پولیس بٹالہ کی نگرانی میں حفاظت میں دفن کیا گیا۔ جو شہید اسلام تھا۔

اس پر بٹالہ شہر کے غیور مسلمانوں نے اپنے تمام قبرستانوں پر بورڈ آویزاں کر دیئے کہ "یہ مسلمانوں کا قبرستان ہے اس میں مرزائی دفن نہیں ہو سکتا"

مسلمان ہوٹلوں کے مالکان نے اپنے ہوٹلوں پر بورڈ آویزاں کر دیئے۔ کہ اس ہوٹل پر کھانا مرزائیوں اور عیسائیوں کے لئے جدا برتن ہیں اور اس طرح سے قادیانی اور مرزائیوں کو اقلیت بنایا اور پنجاب میں عام مطالبہ ہونے لگا کہ مرزائیوں کو اقلیت قرار دیا جائے اور مرزائیوں کا سرکاری عنصر میں اثر و رسوخ ختم ہونے لگا علامہ اقبال نے بھی مرزائیوں کو اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا سر میرزا ظفر علی ریٹائرڈ جج ہائی کورٹ لاہور نے مطالبہ کی تائید کی۔

مرزائیوں کا پولیس مقابلہ

غالباً ۱۹۳۲۔۳۳ء کا واقعہ ہے کہ گرمیوں کا موسم تھا کہ مرزائی خلیفہ محمود اور اس کے اہل و عیال عام طور پر گرمیوں میں ڈلہوزی پہاڑ پر چلے جاتے تھے۔ مرزا محمود کی کوٹھی رہائش ڈلہوزی تھی۔

محمد علی لاہوری پارٹی کی کوٹھی ڈلہوزی میں الگ تھی۔ پولیس کسی تفتیش کے لئے ڈلہوزی گئی اور اصول سے مرزا ناصر احمد صدر خدام الاحمدیہ قادیان سے کوئی بات دریافت کرنی تھی۔ ناصر احمد خلیفہ کا پسر تھا اپنے آپ کو شہزادہ سمجھتا تھا۔ اس نے پولیس کو دھمکیاں دینی شروع کر دیں پولیس نے خطرہ محسوس کرتے ہوئے ناصر احمد کو گرفتار کرنا چاہا تو ناصر اور اس کے حواریوں نے رائفلیں تان لی اور پولیس مقابلہ کیا پولیس نے شیخ نور محمد سابق ڈپٹی کمشنر کی ضمانت پر ملزمان کو چھوڑا۔ اخباروں میں عام خبریں منکرین جہاد اب کیوں جہاد پر آمادہ ہو گئے۔ مولانا اسلم قریشی کی تفتیش پر حکومت کو سابقہ واقعات کو مدنظر رکھنا ضروری ہے یہ مرزائی قادیانی مذہبی گروہ نہیں ہے۔ بلکہ مذہب کا لبادہ اوڑھ رکھا ہے اور یہ گروہ تشدد پسند ہے قادیان میں ان کے پاس بے شمار اسلحہ تھا اور قادیانی گروہ کے اپنے ہوائی ٹرک تھے، جیپ کاریں تھیں۔ ہوائی جہاز تھے یہ سب مذہب کا بہروپ تھا یہ لوگ انگریزی حکومت کے خاص جاسوس رہے تھے۔

فاضل قصاب کا قتل

ایک واقعہ فاضل قصاب سکنہ بدوملہی (ضلع سیالکوٹ) کا ہے جس کا بہنوئی مولا بخش قصاب قادیان میں مرزائی بن

گی کیونکہ قادیانیوں مرزا تولیہ نے مسلمانوں کا سوشل بائیکاٹ کر رکھا تھا۔ اور غیر مرزائیوں سے سودا نہیں خریدتے تھے۔ اور غیر مرزائیوں کی دکان پر پکٹنگ کرتے تھے۔ اور حکومت ان سے کوئی باز پرس نہیں کرتی تھی۔ فاضل نامی نوجوان اپنے بہنوئی مولا بخش کی دکان پر اس کی امداد کے لئے گوشت فروخت کے لئے دکان پر بیٹھتا تھا۔ کسی مرزائی گاہک سے کوئی جھڑپ ہو گئی مرزائی نے جا کر خلیفہ محمود کے سالا ولی اللہ شاہ ناظر امور عامہ سلسلہ احمدیہ قادیانی سے شکایت کی ناظر امور عامہ ولی اللہ شاہ نے فاضل قصاب کو بلوایا۔ مرزائیوں کی مسجد اقصیٰ کے ساتھ دفتر تھا نیچے عبدالرحمٰن جٹ جنرل پریذیڈنٹ احمدیہ قادیان کا دفتر جو بارہ پر ناظر امور کا دفتر تھا۔ فاضل قصاب کو کہا کہ تم احمدی ہو اس نے جواب دیا نہیں پھر تم کو احمدیوں کی دکان پر بیٹھنے کا کوئی حق نہیں فاضل کو بہت ڈانٹ ڈپٹ کیا گیا اور مرعوب کیا گیا جب وہ مرعوب نہ ہوا تو والنٹیرز کے ذریعے اس کو زدوکوب کیا گیا۔ اس کا گلا گھونٹ کر اس کی جان سے ختم کر دیا اور پھر بارہ سے نیچے گرا دیا اور اپنی مشنری سے شہر میں پروپیگنڈہ کروایا کہ فاضل قصاب نے خودکشی کر لی ہے چونکہ قاتلوں کے خلاف کوئی شہادت نہ تھی۔ لہٰذا قاتلوں و زدوکوب کرنے والوں اور گلا گھونٹنے والوں کے خلاف پولیس کوئی کارروائی نہ کر سکی۔

اس طرح پتہ چلتا ہے کہ مرزائی مذہبی گروہ نہیں ہے بلکہ حسن بن صباح کی طرح ایک تشدد پسند انتہا پسند گروہ ہے مطلب کے لئے سنگین جرائم خلیفہ کے حکم پر کرتے ہے یہی کچھ مولانا اسلم قریشی کے اغواء میں نظر آتا ہے اس گروہ کو خلاف قانون اور دشمن پاکستان قرار دے کر ان کو بڑے عہدوں سے علیحدہ کرنا چاہیے جس کے سہارے یہ اس دشمن گروہ سنگین جرائم و حرکات کرتا ہے اگر حکومت نے اس پاکستان دشمن گروہ کو خلاف قانون قرار نہ دیا تو یہ لوگ ملک کے خلاف سازش کریں گے کیونکہ وہ آئین پاکستان کو تسلیم ہی نہیں کرتے لہٰذا دانشمندی یہی ہے کہ اس دجالی گروہ کو خلاف قانون قرار دے دیا جائے۔ ورنہ یہ لوگ سازش سے باز نہیں رہیں گے۔ دیدہ باید

بقیہ :- آپ کے مسائل

کی قبر پر فاتحہ کے لئے جا سکتی ہے میرے والد کا انتقال ہو گیا ہے جس کی وجہ سے کسی طرح قرار نہیں میری والدہ اور بہن یہ چاہتی ہیں کہ کبھی کبھار والد صاحب کی قبر پر جا کر فاتحہ یا جو کچھ ممکن ہو پڑھ لیا کریں۔

ج عورتوں کو قبرستان نہیں جانا چاہیے کیونکہ وہ طبیعت کی کمزور ہوتی ہیں وہاں جا کر بے قراری کا مظاہرہ کریں گی تاہم اگر کوئی حرکت خلاف شرع نہ کی جائے تو کبھی کبھار جانے میں حرج نہیں۔

بقیہ :- گلدستہ ختم نبوت

آخری سوال کیا کہ آپکا خدا اس وقت کیا کام کر رہا ہے امام صاحب نے فرمایا آپ ذرا نیچے تشریف لائیں اور میرے پاس بیٹھیں، میں تھک چکا ہوں اور آپ اونچے بیٹھے ہیں میرا امتحان لیں دہریہ نیچے اترا امام صاحب ایک ہی جست میں اس بلند و بالا جگہ پر جا بیٹھے اور فرمایا خدا نے اس وقت یہ کیا کہ ایک کافر کو نیچے بٹھا دیا اور میں اوپر بلندی پر پہنچ گیا۔ چنانچہ دہریہ لاجواب ہو گیا۔

(فَبُهِتَ الَّذِي كَفَرَ الآیۃ)

بقیہ :- تلاوت قرآن

قرآن شریف پڑھنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اصول یہ تھا کہ جب آپ عذاب کی آیت پر پہنچتے تھے تو استعاذہ یعنی اللہ تعالیٰ سے پناہ طلب کرتے تھے اور جب رحمت کی آیت آتی تھی تو آپ اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان فرماتے تھے سنت یہ ہے کہ خوش الحانی سے تلاوت کرے مگر راگ نکالنا مکروہ ہے۔

بقیہ :- قرآن کی عظمت

اور نہ طرز تعلیم سے واقف ہیں ان کو البتہ ذرا عرصہ تک ٹھہر کر سیکھنے کی ضرورت ہے اور اس عرصہ کی تعیین بھی نہیں ہو سکتی جتنی دیر میں کوئی صاحب اپنی کمی کو پورا کر سکیں اور یہاں ٹھہرنے میں ان صاحبوں کو انشاء اللہ تعالیٰ کسی قسم کی تکلیف بھی نہیں ہو گی۔ اگر کسی قسم کی تکلیف ہو بھی تو اس نعمت کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں ہے۔ کیونکہ حقیقت میں تمام دنیا مفلس ہے اور نعمت سے مالا مال اور بادشاہ بن کر وہ جاتا ہے جو قرآن پاک کی قدر کرتا ہے۔

بس مجھے تو اتنا ہی عرض کرنا تھا اب اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ ہماری نیتوں میں اخلاص دیں اور اپنے قرآن پاک کی حفاظت کا بہترین طریقہ ہمیں توفیق فرمائیں۔

بقیہ :- شب قدر

وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ جَلَّ وَجْهُكَ۔

اَللّٰهُمَّ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ۔

یا اللہ میں پناہ چاہتا ہوں تیرے عفو کی تیری سزا سے اور تیری رضامندی کی پناہ چاہتا ہوں تیرے غصے سے اور پناہ چاہتا ہوں تیری سختیوں سے۔ یا اللہ میں آپ کی تعریف کا شمار نہیں کر سکتا۔ آپ کی ذات ایسی ہی بلند و بالا ہے جیسے آپ نے بیان کی

جب حضرت عائشہؓ نے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کلمات کی تصدیق چاہی تو آپ نے فرمایا تم خود بھی یاد کر لو اور دوسروں کو بھی یاد کرا دو۔ یہ کلمے مجھے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے سکھائے ہیں اور فرمایا کہ میں سجدہ میں انہیں بار بار پڑھا کروں (زبیلی)

حضرت کعب الاحبارؓ فرماتے ہیں کہ جو شخص شب قدر میں صدق دل سے تین مرتبہ لا الٰہ الا اللہ کہے تو اللہ تعالیٰ پہلی مرتبہ کہنے میں اس کے گناہوں کو مٹا دیتے ہیں۔ دوسری مرتبہ کہنے میں اس کو جہنم سے آزاد کر دیتے ہیں، تیسری مرتبہ کہنے میں جنت کا مستحق ہو جاتا ہے (زہرۃ المجالس)

بقیہ :- اداریہ

سب سے پہلے مولانا لال حسین اخترؒ نے بیرونی دنیا میں قادیانیوں کو للکارا۔ آپ تشریف لے گئے جرمنی اور برطانیہ جا کر ووکنگ مسجد لندن کی جو لاہوری قادیانیوں نے مسلمانوں سے دھوکہ سے غصب کر لی تھی مولانا لال حسین اخترؒ نے وہاں کے مسلمانوں کے تعاون سے واگزار کرائی۔

حضرت امیر مرکزیہ شیخ المشائخ مولانا خان محمد کندیاں شریف نے دنیا بھر کے مسلمانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنے اپنے ملکوں میں جماعتیں قائم کریں اور قادیانیت کا بھرپور مقابلہ کریں۔

ہم امید کرتے ہیں کہ امیر مرکزیہ کی دعوت پر پوری دنیا کے مسلمان بھرپور طور پر لبیک کہیں گے اور ہر ملک میں کام کا آغاز کرنے کے ساتھ ساتھ مرکزی دفتر ملتان سے رابطہ قائم کریں گے۔

اقوالِ اخلاق

عدل و انصاف رُوحِ اسلام ہے

WEEKLY **KHATME-NUBBUWAT** KARACHI
Registered S. No. 322(

الحمد لله

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی سرگرمیاں عالمی پیمانے پر شروع ہو چکی ہیں اور اب بین الاقوامی سطح پر قادیانیت کا تعاقب ہو رہا ہے جس کی وجہ سے امت میں بیداری پیدا ہو چکی ہے، مسلمان اس فتنہ کو سمجھ چکے ہیں، انشاء اللہ ایک وقت آئیگا باطل کا مکمل خاتمہ ہوجائیگا۔

آیئے

اس کام میں آپ بھی شریک ہوں عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اور قادیانیت کا سدِّباب پوری امت کی ذمہ داری ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

ملت اسلامیہ کی بین الاقوامی تنظیم ہے جو حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے قائم فرمائی، مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ نے چار چاند لگائے اور شیخ الاسلام مولانا محمد یوسف بنوریؒ نے اس تحریک کو کامیابی سے ہمکنار کیا اور اب شیخ المشائخ حضرت مولانا خان محمد دامت برکاتہم کی قیادت میں قادیانیت کے خاتمہ کی مہم پر ہے۔

خدمات اور سرگرمیاں

- پورے ملک میں دفاتر قائم ہیں اور ان میں تربیت یافتہ فاضل مبلغین متعین ہیں
- لاکھوں روپے کے لٹریچر اردو، انگریزی، عربی میں چھاپ کر مفت تقسیم کئے جاتے ہیں
- بارہ دینی مدارس و مساجد ملک کے مختلف علاقوں میں قائم ہیں
- ملک بھر میں اہل اسلام اور قادیانیوں کے مابین بہت سے مقدمات قائم ہیں جن کی پیروی مجلس کر رہی ہے
- دو ہفت روزہ جرائد شائع ہو رہے ہیں
- ربوہ میں مجلس کی سرگرمیاں جاری ہیں اور وہاں دو مسجدیں و دو مدرسے چل رہے ہیں
- ہر سال مختلف علاقوں میں ختم نبوت کانفرنس کا اہتمام کیا جاتا ہے
- ہر سال دنیا بھر میں مجلس کے مبلغین تبلیغ اسلام اور تردید قادیانیت کے لئے دورے پر جاتے ہیں
- پاکستان کے مسلمانوں کے تعاون سے تین زبردست تحریکیں چلا کر قادیانیت کا بیڑہ غرق کر دیا ہے۔

بیرون ملک

میں ہمارے بڑے بہت بڑھ چکے ہیں۔ بنگلہ دیش، برطانیہ، ماریشس، مغربی جرمنی، جنوبی امریکہ، کینیڈا، متحدہ عرب امارات میں ہماری سرگرمیاں جاری ہیں اور گذشتہ سال لندن میں عظیم الشان بین الاقوامی ختم نبوت کانفرنس کی کامیابی بھی اسی جدوجہد کا نتیجہ ہے۔

آئندہ منصوبے

- انشاء اللہ لندن میں بہت جلد مولانا محمد یوسف متالا مدظلہ کی نگرانی میں مجلس کا ایک جدید دفتر قائم کیا جائیگا جبکہ عربی اور انگریزی میں ماہنامہ "ختم نبوت" شائع کرنے کا پروگرام بھی زیر غور ہے۔
- امسال ملتان میں افریقہ، یورپ اور بنگلہ دیش کے فاضل علماء کے لئے تردید قادیانیت کا کورس مکمل کرا کر انہیں مختلف ملکوں میں مبلغ بنا کر بھیجا جائے گا۔

یاد رکھئے

یہ تمام کام اللہ تبارک وتعالیٰ کی نصرت اور آپ کے تعاون سے ہو رہا ہے۔ خوش قسمت وہ لوگ ہیں جن کا مال اس کام میں خرچ ہو رہا ہے۔
آپ بھی اپنا حصہ ڈالیں اور قیامت کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے مستحق ہوں۔

اس اہم ترین کام میں

مخیر دوستوں اور دردمندان ختم نبوت سے درخواست ہے کہ وہ امسال کام کی وسعت کے پیش نظر زیادہ سے زیادہ زکوٰۃ، صدقات، عطیات اور فطرانہ کی رقم سے مجلس کے بیت المال کو مضبوط بنائیں
رقوم مقامی مبلغین کو دیجئے یا درج ذیل پتوں پر جمع کرائیں

مرکزی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان ||| عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی

حضوری باغ روڈ۔ ملتان۔ پاکستان فون نمبر ۷۶۳۳۸ ||| جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳
کراچی میں الائیڈ بینک آف پاکستان کھوڑی گارڈن برانچ کرنٹ اکاؤنٹ نمبر ۵۹ میں براہ راست جمع کرا سکتے ہیں۔ —— فون نمبر ۷۱۱۶۷